

پشتو کرامر

قواعد صرف و نحو زبان افغانی

مسمیٰ بہ

واہیہ - در جواب شافیہ و کافیہ
جسکو

قاضی میر احمد شاہ رضوانی پشاور، منشی فاضل و مولوی فاضل وغیرہ اور یسٹل ٹیچر

نورل سکول راولپنڈی نے

بغرض خوشنودی خاطر خاطر

غالبین کمرل مال لایڈ صاحب بہادر ڈائریکٹر ممالک پنجاب وغیرہ واسطے

افادہ

طلبائے زمین اسی کلاس متعلقہ نورل سکول راولپنڈی - پنجابی مدرسان اضلاع سرحدیہ

و امیدواران امتحان پنجاب یونیورسٹی کالج - معلمین صاحبان یورپین وغیرہ شافیین

پشتو زبان کے تصنیف کیا۔

مطبع ورائٹر ایکچینج پریس صد بازار راولپنڈی

مین باہتمام سید امام علی شاہ مینچر کے

طبع ہوا۔

بہارِ تنقید اعلان

چونکہ گورنمنٹ کی توجہات سے پشتو ہی علمی زبان ہو رہی ہے۔ اور روز بروز اس کا رواج ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ پنجاب یونیورسٹی کے لپ کے امتحانات میں بھی وہ داخل کی گئی ہے اور اب کے سال سے سرکاری نورل سکول میں بھی اسکی تعلیم جاری ہو گئی ہے۔ اور صاحبان یورپ میں کیلئے تو اضلاع سرحد میں کئی سال پہلے سے لازمی تھی۔ اور اسے سیکھنے کا کوئی عہد سامان موجود نہ تھا۔ اسلئے یہ کتاب بغرض رفع ضرورت متعلقہ بڑی جانفشانی اور عرقریزی سے تصنیف کر کے شایعین اور قدردانوں کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

میں ادعاء اگہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب ہیئت مجموعی پشتو زبان کے سیکھنے والوں کے واسطے بمقابلہ ان کتابوں کے جو اب تک اس فن میں تصنیف ہو چکی ہیں۔ سب سے عہد کتاب ہے ڈاکٹر بلیو۔ وِسٹرو وِغْن و دیورڈی وغیرہ مصنفین متقدمین کی گرامریں جن میں سے ہر ایک کی قیمت دس پندرہ روپیوں کے کم نہیں۔ ان کے مضامین اور مطالب کے علاوہ بہت سی اور مفید باتیں اور عہدہ اصول اور کلیات ایسی طرز پر ہیں جس سے اس زبان کے استحصال میں کافی مدد مل سکے اس کتاب میں بعبارت اُردو لکھی گئی ہیں تاکہ اسکی پڑھنے سے غیر قوم کو تو پشتو اور افغانوں کو اردو زبان میں بخوبی مہارت پیدا ہو جاوے۔

شرائط

بیس پچاس جلد تک کے خریدار کو دس روپیہ اور پچاس سے سو جلد تک کے خریدار کو بیس روپیہ اور تلو سے اوپر کے خریدار کو پچیس روپیہ بحساب فیصدی کمیشن ملے گا۔ اور محصول سب صورتوں میں بذمہ خریدار ہوگا۔

تنبیہ

۱) جس کتاب پر مصنف کا قلمی دستخط نہ ہوگا وہ اس سہ وقتہ تصور کیا جاوے گا۔
۲) کوئی شخص اس کتاب کے ترجمہ اور تلخیص اور اختصار اور طبع کا مجاز نہیں۔

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۷	علامات مذکر	۱۷	سین	۱	دیباچہ
۲۸	علامات تانیث	۱۸	ظروف مکان	۳	تمہید
۲۹	موشیات سماعتیہ	۱۹	جہات ستہ	۴	پشتورسم الخط
۳۰	فائدہ تانیث ذی روح	۲۰	حدود اربعہ	۵	حرکات و سکناات
۳۱	موشیات حقیقیہ خلا القیاس	۲۱	ظروف عامہ	۶	القاب حروف
۳۲	افراد و جمعیت	۲۲	اسم تفصیل	۷	اسم معرفہ و ذکرہ
۳۳	طریق جمع مذکر	۲۳	اسمائی اصوات	۸	مضمرات
۳۴	طریق جمع مونث	۲۴	اسمائے عدد	۹	ضمیر مشترک
۳۵	فائدہ زیادت و ادجہول	۲۵	اسم منسوب	۱۰	اسماء اشارات
۳۶	حالت فاعلی	۲۶	مصدر مع اقسام و علامات	۱۱	موصولات
۳۷	حالت اضافی	۲۷	علامات مصدر جملی	۱۲	اسمائے استفہام
۳۸	حالت مفعولی	۲۸	احکام مصدر	۱۳	اسم تصغیر
۳۹	محل الحوق علامت مفعول	۲۹	تغییرات مصدر ترکیبی	۱۴	اسم آلہ
۴۰	حالت ندائی	۳۰	مصدر لانعم و متعدی و مجہول	۱۵	اسم ظرف
۴۱	حالت وصفی	۳۱	حاصل مصدر	۱۶	ظروف زمان
۴۲	حالت نصبی	۳۲	خلا القیاس حاصل مصدر	۱۷	فصول اربعہ
۴۳	بحث فعل	۳۳	اسم فاعل	۱۸	ایام اسبوع
۴۴	ماضی مطلق	۳۴	اسم مفعول صفت مشبہ	۱۹	شہور قمری
۴۵	ماضی قریب	۳۵	بیان تذکرہ و تانیث	۲۰	شہور شمسی

سبحانہ ما اعظم شانہ

چونکہ اکثر افسران سول اور فٹری منسبداران اہل سیف قلم و ملازمان اصلاء سرحدیہ و نجا و معاملہ داران
بلدا و افغانہ خصوصاً ان پنجابی مدرسوں کیلئے جنوریل سکول راولپنڈی کا امتحان پاس کر کے ضلع ہزارہ
پشاور کوٹا بنوں ٹوبہ جات میں افغانوں کی تعلیم کیلئے مقرر ہو کر جاتے ہیں۔ پشتوزبان کا سیکھنا
اشد ضروریات سے ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی قوم کے خیالات اور مطالب کا سمجھنا بغیر انکی زبان
جاننے کے ممکن ہے۔ اور تھوڑی دیر کے اندر بری سہولت کے ساتھ بوجہ کامل اور صحیح طور پر
کسی زبان خصوصاً پشتو کا جاننا جو ایک وحشی اور غیر بانوس زبان ہے۔ بغیر اسکی گرامر کے
مکمل نہیں۔ اور حالانکہ اب تک پشتوزبان کی کوئی ایسی گرامر جو کہ قابل اطمینان اور تسکین
بخش خاطر مشتاقاں ہو۔ تصنیف نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ ملائیافغان جو شجر ملا اور
شانیہ ازبک کر لیتے ہیں سبب کثرت الشواذ والنوا و اپنی زبان میں کسی طرح کا اجرا کر کے کوئی
قاعدہ ایجاد نہیں کر سکے۔ اور جو معلمین صاحبان یورپین کو امتحانات درجہ۔ **ہائی**
پرفیشنسی وغیرہ کے لئے پشتوزبان پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے لیت و لعل سے اپنی
میعاد پوری کر کے بچھوٹے پول گیر و بگنیر۔ اس خصوص میں بالکل سخی نہ کی۔ اور

مصنفین یورپین کو جو زبان دانی اور گرامر نویسی کے شائق ہیں۔ خود بخود اور مبادی سلف
 میسٹر نہ ہوئی جس سے ربط و ضبط اور تصرف و تصرف کے بعد ایک عمدہ کتاب بنا لیتے۔
 میسٹر و وٹن اور ریورٹی۔ کی گرامریں۔ اور نیز ڈاکٹر بیکو صاحب کی گرامر جو جنگ
 انڈیکلہ کے بعد ۱۸۶۷ء میلادی سے شروع ہو کر دس سال کے عرصے میں بنائی گئی
 تھی۔ وہ سب ان ہی کے خیالات اور معلومات کے مطابق تھیں۔ جو اس وقت کی اقتضا
 کے موافق ایک خاص کمود کی محدود استفادہ کیلئے فی الجملہ کارآمد ہو سکتی تھیں۔ بعض کم مادہ
 اور بے سولوشنوں کے جو چند غیر مربوط قواعد قلمبند بھی کئے۔ تو ان کا یہ حال ہے۔ کہ
 مفعول کی جگہ فاعل اور ماضی مطلق کی جگہ بعید کے صیغے لکھ دیئے۔ نہ ہر کہ سر
 تراشد قلندر سی داند ۳۱ ستمبر ۱۸۸۹ء کو جب منظور سی گورنمنٹ پنجاب ریل
 سکول راولپنڈی میں ایشیوز مینداری کلاس بنائی گئی۔ اور اس کی تعلیم اور تکمیل بھی حسب
 تجویز لالہ ساگر چند صاحب۔ بی۔ اے سابق انسپکٹر حلقہ راولپنڈی سپر سپرنٹنڈنٹ
 اور شاگردان بیدار مغرور طالبان مطالب نعرے ہر ایک لفظ پر علمی تحقیق و تدقیق جو
 شرط زبان دانی ہے شروع کی تو مینے اس زبان کی گرامر بنائے ہیں بغرض استحصا
 خوشنودی مزاج عالیجناب کرل ہالڈر ایڈ صاحب بہادر ڈائریکٹر محالاک
 پنجاب و تہیماً لفواید الطلاب پوری کوشش کر کے بہت شیعہ و استقراء اور کمال اتقا
 و اقرائے بعد السنہ متعارفہ کے اصول کے مطابق حذو النعل بالنعل باضافہ مباحث غنقہ
 بہا اس کی تکمیل کر دی۔ اس زبان کی گرامر لکھنے کی کچھ ایسی آسان بات تو نہ تھی ورنہ تک
 بہت لوگ لکھ لیتے۔ اور اس کا سبب یہ ہے۔ کہ بہت باتیں اس میں اس قسم کی ہیں جو
 اسی زبان سے مختص ہیں جن کے اصول بیان کرنے کے لئے بہت کچھ سوچنا پڑتا تھا۔ ب۔
 دلائل و ادبہ خود کہ چھو آسان نیست ۳۰ کہ بامدام در آورده ایم غنقا را
 یہ صرف گرامر ہی نہیں۔ بلکہ اس کے پڑھنے سے پوری زبان دانی حاصل ہوتی ہے۔

تخصیص

واقع ہو کہ پشتو زبان کی فروعات اور شعبات اگرچہ اور زبانوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور بہ احتمال طبقات و خیلات و حدود و جہات اس میں بھی الجملہ نوعی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ لیکن سب سے فصیح اور صحیح اور شستہ زبان جس میں صاحبان انگریز کے امتحانات ہوتے ہیں اور جس میں بہت سی علمی اور دینی کتابیں اور قصص اور تاریخیں لکھی گئی ہیں۔ وہ افغانان علاقہ پشاور یعنی یوسف زائی۔ خلیل و مہمند اور ان خٹکوں کی زبان ہے جو علاقہ پشاور میں منوطن ہیں۔ اور یہی اصل اور معنی بہ شمار کی جاتی ہے۔

افریدی۔ کرباج۔ بنوسی۔ غلجی۔ وزیر سی وغیرہ اہل جبل و قفل قوموں کی زبان نہایت ہی درشت و گشت اور کلفت و زحمت ہے۔ کیونکہ اس میں حذف و اہمال و قلب و ابدال و غرابت و وحشت زیادہ پائی جاتی ہے۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ لُّغَةٌ مُّخَصَّصَةٌ لَّهِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ۔ مگر چونکہ پہلی پشتو کی کتابیں خٹکوں کی زبان ہی لکھی گئی تھیں۔ اور زیادہ تر ملک خوشحال خاں صاحب دیوان۔ و ملک الشعراء طبقہ افغان کے عہد سے (جو اس زبان کا بڑا مشہور شاعر اور نامی مخفور) ثانی انہیں سعد و ہوسر تھا) اس زبان میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ہے۔ اس لئے بحکم (الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ) اس زبان کا رسم الخط اور طرز تحریر الی یومنا ہذا افغانان خٹک کے لہجے کے موافق جاری رہا۔ اور تمام متاخرین (خواہ اُن کا تلفظ کھیندہ اس کتاب کے موافق نہیں) صرف اپنی کتابت انہی اصول اور اشکال مخصوصہ منقولہ پر مبنی کر کے بغرض عمومیت و سمولیت اللطیفین اس میں کچھ تصرف نہیں کیا۔ کچھ شک نہیں کہ اگر اس میں ماخذ اور اصلیت کا لحاظ نہ ہوتا تو یہ تعلید اور تہج جو من قبیل لزوم بالایزوم ہے۔ چندان ضروری نہ تھی۔ لیکن چونکہ یہ مرور و مہور و مفہی سنین و شہور اب یہ ایک طرح کی اصطلاحی ٹہرائی گئی و لامناقشۃ فی الاصطلاح۔ اس لئے اسکے تغیر و تبدیل میں بھی کوئی فائدہ معتد بہا نظر نہیں آتا۔ بناء علیٰ ہذا ناچار انہی اصول کو آں کماں مسلمہ و تہج رکھ کر تمام رسم الخط اور طرز کتابت اسلاف کے مطابق ہی ہوگا۔ اور اسی پر صحت و تعلیط کا مدار رہے گا۔

رسم الخط افغانی بلحاظ اصلیت و مواقع استعمال حروف مخصوصہ الشكل

نمبر	حروف مشدود الاصل	افغانی	مثال	اصلیت و مواقع استعمال
۱	پ	ٹ	غٹھ	تائے معقودہ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔
۲	چ	ڈ	دک	دال معقودہ کی
۳	ل	ڑ	لالہ	رائے معقودہ کی
۴	خ-خ	ز	حائی	جسکا اصل حیم تازی افغانی الاصل یا منقول از فارسی ہو۔
۵	ژ	ج	ژبلا	جسکا اصل تلفظ ری (ژ) کا مجموعہ ہو۔
۶	ب	گ	بزیرہ	جسکا اصل زافغانی اوکاف عجمی کا مجموعہ تلفظ ہو۔
۷	ک	گ	گک	عام کاف عجمی کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اگر آخر کلمہ میں ہو تو اسکی شکل یوں ہوتی ہے۔ (کھ)
۸	خ	پ	خوک	جو فارسی الاصل حیم فارسی ہو۔ یا خاص پشتو تلفظ۔
۹	بن-بند	خ	خوب	جو اصل میں فارسی شین ہے تفرقہ دہیں کیلئے اسکی بہت شکل ہوتی ہے۔
۱۰	کنس	ک	پہ کنس	اصل میں کش یعنی دو حرفوں کا مجموعہ ہے۔
۱۱	ن	ن	بانہ	نون غنہ ہے۔ صرف شکلوں کے لیے میں یوں لکھا جاتا ہے۔

حرکات و سکنات و ما یتعلق بہا

(۱) عامل - وہ ہے جسکے سبب او آخر کلمات میں کچھ تغیر پیدا ہو۔ مثلاً حرف ندا و نفو۔

ف لہ بند تمام فارسی الاصل الفاظ جن میں شین ہو اور نیز وہ افغانی الفاظ جنکو شاک شین سے پڑھتے ہیں دونوں اس شکل سے لکھتے ہونگے۔ نہ یہ کہ جسکا تلفظ ہوگا وہ اس سے لکھا جائے گا۔ ۱۲

(۲) **ناصب** - وہ عامل ہے جسکے سبب کسی کلمہ کے اخیر نصب یعنی زیر پڑی جاتی ہے۔

(۳) **اعراب** - وہ حرف یا حرکت ہو جو کسی عامل کے اقتضا سے کسی اسم کے اخیر پڑی جاوے۔

(۴) **ہکی** - نقطے کو کہتے ہیں۔

(۵) **عَوْر وَندی** - یا **عَوْر وَندی** سکون یا خزم کو کہتے ہیں۔

(۶) **پیش** - پیش یا ضمہ کو کہتے ہیں۔

(۷) **زور** - زیر کو کہتے ہیں۔

(۸) **زیر** - کسرہ کو کہتے ہیں۔

(۹) **شد** - تشدید کو کہتے ہیں۔

(۱۰) **حرکت بین بین** - وہ ہر جو حرکات ثلثہ اور سکون چاروں کے بیچ بیچ ادا

ہوتی ہے۔ اسکا تلفظ نہایت ہی صعب ہے۔ مثلاً **ثُثُل** (ریس) کے **ثین** اور **سُٹُک**

(دھکا) کے **سین** اور **پ** کی حرکت۔ اسکی علامت اکثر ایک امزہ یعنی (ع) ہوتا ہے۔ اور کبھی

کچھ نہیں لکھتے۔ اسکی نظیریں **اُردو** اور **انگریزی** میں بہت ہیں مثلاً **لفظ پیاز** کی **پ** اور **لفظ**

سکول کے **سین** کی حرکت۔ یعنی نہ تو پوری حرکت ہو اور نہ سکون کیونکہ ابتداً **بساکن** محال ہے اسلئے

اکثر لوگ بسببِ کم قدرت براد او جوتلزمِ ثقل ہے انکے اول الف بڑا کر غلط بولتے ہیں۔

القاب حروف

اکثر وہ القاب جو عربی اور فارسی میں حروف کیلئے آتے ہیں وہ پشتویں بھی علی العموم پاؤ جاتے ہیں

مشہور اور متعارف اور عامہ کے بیان کرنیکی یہاں ضرورت نہیں۔ بالخصوص جو کسی خاص

سی پشتو زبان میں آتے ہیں وہی یہاں بیان کیجاتی ہیں تاکہ لاطائل اطناب نہ ہو۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) **نون ترخم** - وہ نون زایدہ ہو جو بعض سیغوں کے آخر اسجاع اور خواتیم مصالح میں بغرض تہم

وزن لایا جاتا ہے۔ یہ عربی اشعار میں آتا ہے۔ مثلاً **نون** لفظ **کوین** اس شعر میں۔

دغره لہ سرہ می راہوپ کر **بوچی لکبادہ شرخان جوتیان کوئی**

یہہ لون اکثر مفتوح ہوتا ہے۔ اور کبھی اسکے آخر (ہ) بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔
 (۲) لون غنّہ۔ وہ لون ہے جو اقصائی خیشوم یعنی تبنیر میں ادا ہوتا ہے۔ جیسے لفظ (کوثر)
 (۳) واو وصل۔ وہ واو مفتوح زائیدہ ہے جو خاص خشکونکی بول چال میں بعضے موقع پر کلمات
 کے اول آتی ہے۔ جیسے۔ وَخْه کاند (کیا کرتا ہے) وَجَاد پارہ (رکے واسطے) وَچاو
 (رکھو) وغیرہ ہیں۔

(۴) واو جمع۔ وہ واو مجہول ہے جو بحالت جمعیت آخر اسمالاقی ہوتی ہے۔ جس صوت میں
 جمع کا صیغہ قاع ل نعل متعدی باضی یا متعل بحروف متغیرہ ہو مثلاً سِر و کار۔ سِر و
 ولیدم میں سِر و کی واو۔ اہل میں یہہ سِر یو ہے۔ چنانچہ بعض قویں اسکو اصل کے
 موافق استعمال کرتی ہیں۔

(۵) یہہ واو جن حالت میں کہ اسم آخر باضی مخفی ہو منظر دلکشی جاتی ہے۔ اور تب اس پر ایک
 انزہ بھی زور کیلئے لگایا جاتا ہے مثلاً جملۃ وخلقو۔ دھمہ و والو۔
 (۶) واو تجرید۔ وہ واو مضموم ہے جو استمراری صیغوں پر داخل ہو کر انکو مجرّد اور موقت
 بنا دیتی ہے۔ جیسے گورۃ اور وگورۃ۔

(۷) واو الحاقی۔ وہ واو مضموم ہے جو اکثر افعال پر بغیر زیادت کسی خاص معنی کے زاید ہو کر
 جزو الالینفک بنجاتی ہے جیسے ولید۔ وکوت۔ وغیرہ ہیں۔

(۸) ہائے خفی۔ وہ ساکنہ ہے جسکی پہلی حرکت بین بین ہو جیسے خرّہ (بہت سی
 گتے) غلّہ (بہت سے چور) وغیرہ ہیں۔

(۹) اسیں اور باضی مخفی میں یہہ فرق ہے کہ اسکا تا قبل مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لفظ
 شخّہ۔ اور بنشخّہ۔ ہیں۔

(۱۰) یائی مکبّتہ۔ وہ یائی ساکن ہے جسکا تا قبل مفتوح ہو اور نرم پڑے جاوے۔ جیسے لفظ
 رگّتا (اور سہمی) آدمی (کی ری)۔

(۱۱) پائی مثقلہ۔ وہ پائے مشدّد ہے جسکا تا قبل مفتوح ہو اور زور سے پڑے جاوے۔ امتیاز کیلئے

کبھی اسپر ایک امزہ بھی لکھا جاتا ہے مثلاً لکھی (دُم) سپی (کتیا) کی (دی)
 (زا) حرف مَبْتَعَم وہ حرف ہے جس پر حرکت بین بین ہو۔ اسکی علامت اکثر ایک امزہ
 ہوتا ہے مثلاً حَت (گردن) صِت (بازو) کے پہلے حروف۔

بحث اسم

معرفہ و نکرہ

معرفہ کی علامت دَعَا ۱۔ ۱۰۔ اور نکرہ کی خوک۔ خا۔ خہ۔ ہر مثلاً دغہ
 سہری۔ ہغہ ھلک سہری خاص آدمی اور معین لڑکا مراد ہے۔ اور چاسہری ویلی
 دی۔ کسی شخص کے کہا ہے۔ خوک سہری بہ وی (کوئی آدمی ہوگا) خہ خیز
 خودی۔ (کچھ چیز تو ہے) اِن کے غیر معین شخص اور چیز مراد ہوتی ہے۔

(ف)۔ ہیخ۔ نور۔ ہر۔ بل۔ نور۔ جو کلمات عمومیت ہیں اکثر اسمائے نکرہ پر زیادہ
 کیجاتی ہیں۔ مثلاً ہیخ خوک نہ وائی (کوئی ہی نہیں کہتا) ہیخ خیز نہ لرم کچھ
 چیز ہی نہیں کہتا ہوں (ہیچانہ نہ وایم (کیونہیں کہتا) ہیخوک اور ہیچا
 اصل میں ہیخ خوک۔ اور ہیخ چاہر خہ شتہ (سب کچھ ہے) بل خوک
 خونہ وائی (اور کوئی نہیں کہتا) نور خہ خونہ لرم۔ (اور کچھ تو میں نہیں کہتا)
 فرق یہ ہے۔ کہ ہیخ۔ خاص نفی میں متعمل ہوتا ہے۔ اور ہر۔ زیادہ اثبات میں۔ اور بل۔
 مفرد میں۔ اور نور۔ جمع میں۔

مضمرات

ضمائیر فاعل

واحد غائب	جمع غائب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
ہغہ	ہغوی	تہ	تاسو	زہ	مونز
وہ	وہی	تو	تم	میں	ہم

۱) تین لفظ جب لازم صیغوں کے ساتھ متعل ہوئے ہیں تو طرقت اور جانب کا معنی دیتے ہیں جیسے **وَرْتَلَل** اسکی طرف جانا **دَرْتَلَل** تیری طرف جانا۔ **رَانَلَل** میری طرف آنا۔ وغیرہ۔

۲) متعدی صیغوں کے ساتھ متفعول کی ضمیریں ہوتی ہیں۔ جیسے **وَرَجَحَبِل** اسکو کوئی چرخشنا۔
دَرَجَحَبِل تجھ کو جشنا۔ **رَاَجَحَبِل** مجھے جرخشنا۔

۳) کبھی جزو کلمہ ہو کہ پھر بھی مفعولیت اور طرقت کا نایہ دیتی ہیں۔ جیسے **کَوَل** کا معنی کرنا ہے۔ اور بانضمام ان ضمیروں کے اسکا معنی دینا ہو جاتا ہے۔ الا ہر ایک کی خصوصیت کے لحاظ سے اس کے معنی میں فرق آتا جاتا ہے جیسے **وَرکول**۔ **اُسکو دینا**۔ **راکول** مجھے دینا۔ **دَرکول** تجھ کو دینا۔
 ۴) کبھی انکو مخفف کر کے مفعول کی علامت یعنی **تہ** لگا کر یوں کہتے ہیں۔

وَلہ - و تہ	دِرلہ - د تہ	رَالہ - ر تہ
اُسے	تجھے	مجھے
انہیں	تہیں	ہمیں

(۵) **رالہ** کی جگہ نقط لفظ **لالہ** بھی برسیل تیرا د ف شخصۃ الح محل استعمال ہوتا ہے۔

ضمائر اضافیہ منفصلہ

واحد غایب جمع غایب واحد مخاطب جمع مخاطب واحد متکلم جمع متکلم
دَهَنَغہ - دَهَنَوی { **سَنا - سَنا سو** } **خَما - خَمو نَب**
کَنا - دَنا سو } **دَما - دَمو نَب**
 اُسکا اُنکا تیرا تمہارا میرا ہمارا

۱) **دَهَنَغہ**۔ بہائی خفی پڑھا جائیگا۔ صرف یہ ہی صیغہ کر کے لیتے ہیں۔ نقط اسکی جگہ مونث کے واسطے **دَهَنی** متعل ہوگا۔ اور باقی سب صیغہ مشترک ہیں۔

(۲) نمبر (۲) کی ضمیریں یعنی جو مخاطب اور متکلم کے واسطے **د** کے ساتھ متعل ہوتی ہیں۔ وہ صرف افریدیوں اور خٹکوں سے مخصوص ہیں۔

ضمایر اضافیہ متصلہ

مطلق غائب	واحد متکلم	واحد مخاطب	جمع مخاطب و متکلم معاً
(۱) نَی	(۱) مِی	(۱) دِی	مُو - مَہ - مُم
(۲) یِ	(۲) مِ	(۲) دِ	

ضمایر منفصلہ اضافیہ تو مضاف پر مقدم ہوتی ہیں۔ مثلاً دھغہ کار۔ اُسکا کام وغیرہ اور متصلہ موخر آتی ہیں جیسے کارِ م۔ میرا کام۔ کارِ د۔ تیرا کام۔ وغیرہ۔

ضمایر متصلہ فاعل

جو متصل ضمیریں اضافی ہیں وہی ضمایر متصلہ فاعلیہ بھی ہیں۔ مثلاً زیدِ م و نیوہ۔ مینے زید کو پکڑا، آسِ ی و رکہ۔ اُسے گھوڑا دیدیا۔ عُمَر دِ و لید۔ تو نے عمر کو دیکھا۔ و قس علیٰ ہذا۔

(ف) انکا تسمیہ بضمایر متصلہ صرف عربی کے تتبع اور اختصار اور عدم استحصال مطلب پر اسہ کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ جیسے عربی اور فارسی میں انکا اتصال ہوتا ہو ویسا یہاں نہیں۔

ضمیر مشترک

پشتو زبان میں لفظ خپل۔ یا خپل۔ بھی علی سبیل الاشتراک ضمیر کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح کہ فارسی میں لفظ خود۔ اور اردو میں لفظ اپنا آتا ہے الا خپل زبر سے حالت فاعلیت میں اور سکون سے حالت اضافی میں آئیگا مثلاً زید ن خپل راغی۔ زید آج خود آگیا۔ بکر خپل کار و کر۔ بکر نے اپنا کام کیا۔

حالت مفعولی میں خاص اس لفظ کی جگہ حان مستعمل ہوگا جیسے تہ حان وژنی تو ایز آپ کو مارتا ہے۔ مونث کے صیغوں کے لئے خاص لفظ خپل کے آخر تاثر تانیت زیادہ کر کے

خپله کینکے۔

اسماء اشارات

تیب: { د- دہ- دی- دی- دغہ } دغہ دئی - دوی
بعب: { هغه- هغی- هغوی- هغی }

(۱) د- عام ہے۔ مطلق اشیاء اور ذی روح مذکر اور مونث واحد اور جمع سب کیلئے آتا ہے۔ مثلاً داسری- دابنخہ- دالرگی- داسپی- داسپی- دابخی- وغیرہ۔
(۲) دہ- دی- بہاؤ خفی- ویائی پلینہ- یہہ دونو بحالت حذفیت مشار الیہ مستقل ہوتے ہیں۔ لیکن خاص مذکر ذی عقل کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً دہ و وہلم (اس شخص نے مجھے مارا) دی ناجو ر دی (یہہ بیمار ہے) اُنکے مقابلے میں مونث کیلئے دہ کی جگہ دی- اور دئی کی جگہ دآ مستقل ہوگا جیسے داوائی یہہ عورت کہتی ہے۔ دی ویلی دی- اس عورت نے کہا ہے۔

(۳) دہ اور دی میں فرق یہ ہے کہ دہ- (هغه- تآ- مآ- چآ- کی طرح صرف فاعل فعل متعدی ماضی کیلئے۔ اور نیز حروف متغیر کے ساتھ مستقل ہوتا ہے۔ اور باقی حالتوں میں عموماً دی آتا ہے۔

(۴) جب مشار الیہ مذکور ہو تو مذکر اور مونث دونو کیلئے بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی دی- بیاؤ مجھول آتا ہے۔ مثلاً دی سپی و و (اس شخص نے کہا) دی بنخی ولید- (اس عورت نے دیکھا)

اور بصورت لزوم وغیرہ وزیر مطلق حال مستقبل میں۔ مذکر مونث دونو کے لئے۔ دآ آیا کہا ہے۔ (۵) هغی مونث کیلئے آتا ہے۔ اور هغه مذکر کے واسطے۔

(۶) محل تشبیہیں داسی (یسا) هسی (ویسا) بولتے ہیں۔ اصل میں هغه سے تھا۔

موصولات

خوک چہ- جو کوئی- کم چہ- جونس- چاچہ جس کسی نے خہ چہ- جو کچھ

ھر ڇوڪ - جو کوئی کہ - ھر ڇہ - جو ڇیز -
انکا استعمال بعینہ - حروف استفہام کی طرح ہی جنکی تفصیل ابھی آتی ہے -

اسم استفہام

(۱) ڇوڪ - (کون) - ڇا - (کس) - ڇہ (کیا) یہ تینوں تعین ذات کے سوال کے محل بن آتے ہیں - الّا پہلے دو نون ذی عقل کے واسطے - اور تیسرا اشیاء اور غیر ذی عقل کے لئے بولا جاتا ہے مثلاً ڇوڪ سڙی دی (کون آدمی ہے) چا ویلی دی - کس کہا ہے - ڇہ ڇیز دی - کیا ڇیز ہے - کبھی ڇہ - حقارت کے موقع پر ذی عقل کے لئے بھی بولا جاتا ہے - مثلاً داڇہ سڙی دی - یہ کیا آدمی ہے یعنی کسی کام کا نہیں - کبھی جلوں کی خبر میں بھی آتا ہے جیسے ڏو ندی ڇہ - کیا تو اندا ہے -

(۲) ڇا - اور ڇوڪ - میں یہ فرق ہے - کہ پہلا بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی اور حروف متغیرہ یعنی (حروف جارہ - و علامات مفعول - و حرف اضافت وغیرہ) کے ساتھ استعمال ہوتا ہے - اور دوسرا باقی حالتوں میں - ورنہ غلط ہوگا - مثلاً ڇا آس - چا تہ واڻی - چا ویلی دی - ایسے مواقع پر ڇوڪ نہیں استعمال ہو سکتا - تیر چا کا مستفہم منہ مذکور نہیں ہوتا - اور ڇوڪ کا ہوتا ہے -

(۳) کم بعینہ مذکور اور کمہ بعینہ مؤنث (ہر دو بحرکت بین بین) عام تعین کے لئے آتے ہیں - اور انکے ساتھ مستفہم منہ اکثر مذکور ہوا کرتا ہے - جیسے کم سڙی - کونسا آدمی - کمہ بنڇہ - کونسی عورت - کم کا نمی - کونسا پتھر - کمہ لبتہ کونسی چھری -

کبھی یہ لفظ مکان کے لئے بھی آتا ہے جیسے ھڃہ کم دی - یعنی وہ کہاں ہے -
جن جگہ کہ انسان کے سوا اور کسی حیوانات کی تعین ذات سے سوال ہو - یا چا کے مشار الیہ کے مذکور کر نیکی ضرورت پڑے تو ان دو نوصورتوں میں کم کا لانا فصیح ہوگا - مثلاً کم سڙی تہ واڻی - کم خرا آخلی (ہر نسبت چا سڙی تہ واڻی اور ڇہ خرا آخلی - کی فصیح ہے - بلکہ ہی صحیح

اور وہ غلط ہے۔

(ف) - لفظ **خہ** کے ساتھ جب مستفہم نہ مذکور نہ ہو۔ تو اس صورت میں فعل۔ او کلمہ ربط۔ ہمیشہ بصورت جمع ہوگا۔ جیسے **خہ دی**۔ کیا ہے۔ **خہ وو**۔ کیا تھا۔ اور اس طرح لفظ **بنہ** اور **بد** و **مائش** ابہما جب ان کے ساتھ موصوف نہ مذکور نہ ہو۔ اور نیز تمام مصادر۔ مثلاً **بنہ دی**۔ کہی دی۔ تو نے اچھا کیا ہے۔ **لوستل گران دی**۔ پڑھنا مشکل ہے۔
(۳) **خو**۔ استفہام تعدادی کے لئے آتا ہے۔ جیسے **خو کس**۔ کتنے آدمی۔
اس کے مستفہم کم خراگہ حروف علت دہائے مخفی و خفی ہو۔ تو زیر پڑھی جاتی ہے۔
نیز اس کا مستفہم ہمیشہ جمع یا اسم جمع ہی ہوگا۔

(۴) **خومرہ**۔ مطلق مقدار کیلئے جیسے **خومرہ غواہی**۔ کتنا انگٹا ہے۔

(۵) **کلہ**۔ زمانے کے لئے جیسے **کلہ بہ راشی**۔ کب آئیگا۔

(۶) **چرتہ**۔ مکان کے لئے آتا ہے جیسے **چرتہ زی**۔ کہاں جاتا ہے۔

(۷) **ولی**۔ **خلہ**۔ سببیت کے واسطے جیسے **ولی راغلی**۔ تو کیوں آیا۔ **خلہ زی**۔ کیوں جاتا ہے۔ **خلہ**۔ اصل میں **خہ** لہ تھا۔

(۸) **خنکرہ**۔ کیفیت کے عمل پہ آتا ہے جیسے **خنکرہ دی**۔ کیا ہے۔ **ہلیں خہ رنگہ** کا مقلوب ہے۔

اسم تصغیر

تصغیر کی علامتیں یہ ہیں۔

(۱) **ی**۔ لیکن جیسے **خانک سے خانگی** (کنڈولی سے کنڈولی رپیالی)۔
ہلک سے ہلکی۔ بچوگر اور غیرہ۔ اس یائے لیکن کو مشغلہ بنانے سے موت کا صیغہ بجاتا ہے۔

(۲) **ہئی**۔ بیائے مشغلہ موت کے لئے مثلاً **کوزہ سے کوڑہی** (چھوٹا کوزہ)۔ **کنڈو سے کنڈوہی** (چھوٹا بھڑولا)۔ اور یائے لیکن سے مذکر کا صیغہ بجاتا ہے۔ مثلاً **خس خسری**۔
چھوٹا نکا۔

کبھی اس علامت کے پہلے نوں غنہ لگا کر ٹہری بولتے ہیں۔ مثلاً کوزنری۔ کونہری۔
خسنری وغیرہ۔

(۳) کی۔ جیسے مندوس سے مندوسکی چھوٹی پکڑی۔ گتسرکتکی (کھولا)
چھوٹی چارپائی۔ کور سے کور کی (چھوٹا گھر) اسپن (ر) پرزبھی پڑی جاتی ہے۔
مونٹ کے صیغوں کیلئے (دی) مثلاً ہو جاتی ہے۔ مثلاً نتہ سے نتکی۔ (تھڑی) اور
پوزہ سے پوزگی (چھوٹا ناک) سپرہ سے سپرگی (چھوٹی جوں)
(۴) کی۔ جیسے تھو سے تھو کی (ٹٹا) کافر سے کافر کی۔ جولا سے جولا کی۔ ہند
سے ہندو کی۔ یہہ تصغیر سب حقارت کی غرض سے ہے۔

مونٹ کے صیغے کے واسطے (ری) کو شقلہ کر دیتے ہیں جیسے کوتہ سے کوتکی (کوٹھری)
اور کت سے کتکی (چھوٹی چارپائی)۔

(۵) وٹی۔ اخیر میں حرف علت ہو تو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے سمری سے سمر وٹی
(مردوا) لڑکی سے لڑکوٹی (چھڑی) منکی سے منگوٹی (ٹھلیا)۔

مونٹ کیواسطے (دی) جھول کر دیتے ہیں جیسے جنئی سے جنوبی (چھوٹی لڑکی)۔
(۶) وڑی۔ وری جیسے ہلاک سے ہلکو وری (بچو گڑا) مبرک سے مبرکو وری
(چوہے) لپ سے لپ وری (برہ)۔ چرک سے چرکو وری (چوزہ) (الابر سے
بزگو وری (بکروٹا) خلاف القیاس ہے۔

(۷) وکی۔ جیسے دند سے دند وکی۔ (ڈبٹا) وڑ سے وڑ وکی (بچو گڑا) ہڈ
ہڈ وکی۔ (چھوٹی ہڈی) مونٹ کیواسطے (دی) جھول ہو جاتی ہے۔ مگر چارہ سے
چھرو کی خلاف القیاس ہے۔

(۸) کوٹھی۔ بیائے لیٹنے مثلاً خلی سے خلی کوٹھی (نوجوان)۔

اسم آلہ

اسکے لئے کوئی خاص قاعدہ نہیں صرف سماع پر موقوف ہے۔ کبھی مفرد ہوتا ہے۔ کبھی کثرت متعل

ہوتا ہے۔ اسکے چند مشہور اسماء ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

کُہریا	رَبَّنَّیْ -	اُکھلی	لُبَّغَرَّیْ -
دَرائتی	لُور -	مُوسِل	مُؤَلَّیْ -
چھنی	خَلِیل -	کُڑنا - چٹا	اُور کُرونی -
تاہ	تَبَّخَّیْ -	تریگل	سِنَاخِی -
گوپیا	مِچَّخَّہ -	کھی - بیلچہ	یُوم -
کُہر کی	لَت -	دھنک	چان چ -
ازار بند	پرتو عابن -	مار توڑ	سَتَکِی -
		سنگلی - لٹ	چَ بَلَّیْ -

اسم طرف

طرف کے صیغہ دو طرح کے ہیں۔ مکانی۔ اور زمانی۔ ہم ہر ایک کے مشہور اور ضروری اسماء ذیل میں لکھتے ہیں۔

ظروف زمان

ابھی - اتناک	لا -	اب	اُوس -
دی شب	بیکاشیہ - تیرہ شبہ -	پہلی	پُئُخَوَا -
کل رات کم	صباشیہ -	پہر	بیا - پِئِئَنہ - ورستو -
شام	بیکا -	آج	نن -
فجر	سحر -	دیر در - کل	پِرُون -
وقت نماز تختن	ما سختن -	پہر پر در	اُوہمہ ورخ -
لوک ٹکے وقت	شومہ دم -	پس پر در	لا اور مہ ورخ -
آدھی رات	نیمہ شبہ -	فراکل	صبا -
سحری	پیشمنی -	پس فردا	بل صبا -

ایام اسبوع	سحر مال - علی الصباح
شنبه - خالی -	نمر خاتہ - سوچ نکلتے وقت
یکشنبہ - اتبار -	شاہنت - وشیج دن کے
دو شنبہ - گل - پیر -	غرمہ - دوپہر
شنبہ - نفی -	ماسپنبین - نماز پیشین
چار شنبہ - د شروع ورخ -	مازیگر - نماز دیگر
پنجشنبہ - دیارت ورخ -	نمریہ غرغہ { سوچ و بے وقت
جمعہ - آدینہ - جمعہ	نمریہ لوانہ {
اسمائے شہور	نما بنام - نماز شام
(رمیاشتو نامی)	لرغونی - د وختی { سویرے
قمری	ناوخت - دیر سے
(۱) حسن حسین - محرم	پلہ پسی - پے در پے
(۲) گل شکہ - سپرہ - صفر	تل - ہمیشہ
(۳) ورنہی خور - ربیع الاول -	جری - کلہ - کبھی
(۴) دویجہ خور - ربیع الثانی	گلہ نہ کلہ - کبھی نہ کبھی
(۵) د ریمہ خور - جمادی الاول	ہر کلہ - ہمیشہ
(۶) خلورمہ خور - جمادی الآخرے	ہالہ - تب - اسوقت
بزرگہ میاشت { رجب	فصول ربیع
د خدائی میاشت {	سپر لی - پسر لی - بہار
(۷) شو قدر - شعبان	مٹی - خریف
(۸) روزہ - رمضان -	اوری - تابستان
(۹) وور وکی اختر - شوال	ژمی - جاڑا

سردکال - ابتدائی سے	میانہ - خالی - ذی القعدہ
ظروف مکان	لوئی اختر - ذوالحجہ
جہات ستہ	شمسی
یوزتہ - یاسن لاندہ	۱ و ساک - بیساکہ - اپریل
خکتہ - کوز باند - بنکی - نیچے	۲ جیت - جیتھ - مئی
مخکی - ورنہ - آگے	۳ ہار - اسارہ - جون
ورستو - پھ شا - پیچھے	۴ پشکال - سادون - جولائی
بنی لاس - دایں ہاتھ	۵ بادرو - بہادوں - اگست
کینر طرن - بس لاس - بائیں ہاتھ	۶ آسو - آسن - ستمبر
حد و دار بچہ	۷ کتک - کاتک - اکتوبر
قبلہ - نصر پر یوانہ - مغرب - پیچھم	۸ مکر - آگہن - نومبر
عشرق - نصر خانہ - مشرق - پورب	۹ پوہ - پون - دسمبر
قُطب - شمال - اُتر	۱۰ مانہ - ماگہ - جنوری
سُہیل - جنوب - وکن	۱۱ پکنر - پہاگن - فروری
دلہ - دُلی - ہیستہ - یہاں	۱۲ چیت - چیت مارچ
ہلتہ - ہوری - ہورنہ - وٹاں	سین
دَننہ - اندر	کال - سال
بہر - باہر	سنبکال - اب کے سال
چا پیرہ - ارد گرد	پرو مکال - پیرا سال گزشتہ
خواوشا - آس پاس	اورم کال - پیرا تیس سال
لُری - دور	دھنی کال بل کال - اگلے سال آئندہ سال
نزدیک - نزدیکی	کالوسر - سال پھر

پانی کی آواز	شَرِ پَہار۔	ادھر	بھستہ۔
کھرنے کی آواز	کَمَ کَہار۔	اُدھر	وَرِ پَستہ۔
بھونکنے کی آواز	غِپَہار۔	پاس	خَنَہ۔
مارنے کی آواز	دَڑ ہار۔	دور	بَیڑتہ۔
ٹھکورنے کی آواز	دَ بَہار۔	ہر جگہ	لہر چرتہ۔
زیوروں کی آواز	شَنر ہار۔	کہہ	چَرتہ۔
کاٹنے کی آواز	خَر پَہار۔	کسی جگہ	ہیچرتہ۔
بجنے کی آواز	تَمَ ہار۔	اسطرف	دِی لوری۔
اسم عدد		”	دِی خُوا۔
۱۔ یو۔		”	دِی پَلو۔
۲۔ دُوہ۔			اسم تفضیل
۳۔ درِی۔			کلمات ذیل کے لگا کر ایسے تفضیل کے معنی پیدا
۴۔ خَلور۔			ہوتے ہیں۔ دیر۔ زخت۔ بی شا نہ
۵۔ پَنخہ۔			بیچدہ۔ بلا۔ کاپر۔ غت۔ کتہ۔ لُوئی
۶۔ شَپَنر۔			آفت جیسے کا فرمادی۔ یعنی بڑا ملا ہے۔
۷۔ اُوہ۔			اسم صَوْت
۸۔ آتہ۔			پرچیز کی آواز کیلئے الگ الگ نام ہیں۔ اِلّا اکثر
۹۔ نَہہ۔			اسمائے اصوات کے اخیر لفظ ہا ہوتا ہے۔ لَس۔
۱۰۔ یوَلَس۔			مثلاً
۱۱۔ دُوَلَس۔			شَر نَکھار۔
۱۲۔ دِیا زَلَس۔			شَر پَہار۔
۱۳۔			تلماروں کی آواز

۹۰	فوی -	۱۴	خوارلس -
۱۰۰	شل -	۱۵	پنخہ لس -
۱۰۰۰	نر -	۱۶	شپارس -
۱۰۰۰۰	لک -	۱۷	اوه لس -
۱۰۰۰۰۰	کروہ -	۱۸	اتلس -
(۱) یو کی مونٹ یوہ - ہے اور باقی تمام		۱۹	لوسن -
اعداد نکر اور مونٹ کے لئے مشترک		۲۰	شل -
ہیں۔ مثلاً دوہ سری - دوہ بنجی وغیرہ		۲۱	یو ویشٹ -
(۲) شل - کا لفظ مونٹ ہے اسلئے اسکی جمع		۲۲	دوہ ویشٹ -
شلی - زیادت یا بے جھول آتی ہے۔ جیسے		۲۳	در ویشٹ -
دوہ شلی سری - در ی شلی بنجی -		۲۴	خلیریشٹ -
(۳) سل کی جمع لفظ سو کے اخیر		۲۵	پنخہ ویشٹ -
ہائے حقیقی یا صرف ایک زبر کے زیادہ کر نیسے		۲۶	شپرو ویشٹ -
بنجاتی ہے۔ اور سطح زر - اور لک اور		۲۷	اوه ویشٹ -
کروہ کی جمع بنتی ہے جیسے دوہ - سوہ		۲۸	اتہ ویشٹ -
در ی زر - خلور لک - پنخہ کروہ		۲۹	لمہ ویشٹ -
وغیرہ -		۳۰	دیرش -
(۴) ہنٹی الجموع میں شل اور زر کے آخر		۴۰	خلوینت -
لفظ گونہ یا گون - اور سو بجا شل ،		۵۰	پکھوش -
اور لک اور کروہ کے اخیر ونہ - یا		۶۰	شپیتہ -
ون لگا کر شل گون - بیسوں زر گون		۷۰	او یا -
- سو ون - سیکڑوں - لکون		۸۰	اتیا -

لاکھوں - کروڑوں - کروڑوں - کہتے ہیں۔

(د) تمام اعداد اور معدودات کے آخر باستانئے لفظ یو اور یوی - حروف متغیرہ (یعنی حروف جارہ - وحرف اصناف - وحالت ندا - وبعض ظروف کے ساتھ و زیر بصورت فعلیت فعل ماضی متعدی کے و ابجہول زیادہ کیجاتی ہے - اسوقت اخیر میں ہائے تخفی ہو - تو کر جاتی ہے - مثلاً لسو کسو و وہلم - رس آرمیوٹ مجھے مارا - پنخو سو و ہلکا نولہ سبق ور کرہ - شپیتو و رخو کنبہ و کر م - شلوس و ولیدم - پہ سو و نو خلق راغلہ - حد و و شلو کسو کا ردی - زر کو نو د پارہ نہ دی - ای اتلسو پنخور اتولی شی -

(د) صفت عددی میں مذکر کے لئے یو سے و و وئی (رہلما) اور مونث کو و و وئی (رہلی) ہیائے متقلہ - اور باقی اعداد کے آخر مذکر کیلئے میم یا قبل حرکت بین میں لگا دیتے ہیں - اگر اخیر میں ہائے تخفی ہو تو اسوقت کر جاتی ہے - اور د وہ میں میم سے پہلے یا بے پلنہ بھی زیادہ کیجاتی ہے - مونث کیواسطے مذکر کے صیغے کے آخر ہائے تخفی بڑھا دیتے ہیں - جیسے د ویم - دوسرا - دریم - چوتھا - لسم - دسواں الخ د ویمہ - دوسری - دریمہ تیسری (د) تاکید مرد کی لئے مطلقاً یو میں یواشی (اکہلما) کہتے ہیں - اور باقی اعداد کے آخر لفظ

وارہ - لگا دیتے ہیں - جیسے د وارہ (دولو) دری وارہ - (تینو) الخ (د) اصناف کے لحاظ سے یو ستوی (اکیرا) برغ - دوہرا - درمی (تہیرا) - خلو و برغ - چوہرا - بولا جاتا ہے - اس سے زیادہ متعل نہیں -

(د) مقابلے کیلئے یو پہ یو - برابر یو پہ د و کہ - دو چند یو پہ دری - سہ چند الخ بولا جاتا ہے -

(د) کسو میں پاو - یا خلو رمہ برخہ لم - نیم - نیمی - لم - دریمہ برخہ نہ - دری پاو لم - پاو بانڈیو - یا تھہ پاوہ لم - یونیم لم - یا وکم د وہ - ہم اکہلما بولا جاتا ہے -

اسم منسوب

صفت نسبتی کلمات و علامات ذیل کے لگانے سے بنائی جاتی ہے۔

(۱) بالائی۔ بیٹے لیتے جیسے جنگیالی۔ لڑاکا۔ جنگیالی غیرت والا۔ قوریالی۔ تلوار یا بہادر زغریالی۔ زرہ پوش۔ دیخو۔ اسوقت اسما کی اخیر کی ہائے مخفی گرجاتی ہے۔

(۲) جن۔ زن جیسے غمجن۔ غلین۔ کبرجن۔ متکبر۔ مکرجن۔ فربہ وغیرہ۔ اسوقت بھی اخیر ہائے مخفی گرجاتی ہے جیسے اوبہ سے اوجن۔ آبگین۔ تہہ سے تبجن۔ بخار والا۔

(۳) من۔ جیسے دولت من۔ دولت والا۔ سود من۔ فائدہ والا۔ سخو من۔ ہمدرد۔

(۴) ناک۔ جیسے زیماناک۔ سیلی زین۔ سیلخناک۔ چپے والی چیز۔ بونیاک۔ بودار وغیرہ۔
(۵) من۔ جیسے پمن۔ گوڑا۔ کر من۔ گرم خوردہ۔ خچن۔ میلا کچلا۔ خیرن۔ چرک آلود۔ اخیر میں (ی) لیتے یا ہائے مخفی ہو تو نسبت کی وقت گرجاتی ہے جیسے چنجی سے چنجس (یعنی گرم خوردہ چیز)۔

(۶) نئی۔ بیٹے لیتے جیسے صبانئی۔ فجر والا۔ بیکانئی۔ رات والا۔ ٹھکینی۔ اگلا۔ پٹخوانئی۔ پہلا۔ ٹھکینی۔ نچلے ملک یا ہنر والا۔ پورٹنی۔ اوپر والا۔ پاسنی۔ اوپر لے ملک یا شہ۔ پٹرونی۔ کل کی چیز۔ نئی۔ آج والے۔

(۷) بعض اسماء میں بعض تخفیف بعض حروف کو جیسے پروں۔ کانون اور پوندہ کی کا۔ اور سل کلنی (سو بریک) کی سل کا لہ۔ کا الف حذف کر دیا گیا۔

(۸) یائی۔ بیٹے لیتے۔ جیسے کابلی۔ کابل والا۔ پیدینوری۔ پشاور والا وغیرہ۔

(۹) ال۔ جیسے بندر وال۔ بنیر کا باشندہ۔ یا حق۔ چمکہ وال۔ چمکہ کا باشندہ۔ بانئی وال۔ پتی دار۔ شریک۔ وغیرہ۔

(۱۰) یہ اکثر علامتیں مذکور ہیں۔ مونث کی واسطے جس اسم منسوب کے آخر (ی) لیتے ہیں بجا کر

اس علامت کا تاویل اگر غیر حرف علت ہو تو مطلق ہو جاتا ہے جیسے پاسنی مین اور یا تو مخفی باوا و مجہول ہو کر مخفی ہو جاتی ہے جیسے میرہ سے میرنی۔ سیلی یا کابٹیا۔ اور ورتو ورتنی۔ ۱۲۔

ایسے متغیر اور بعض صورتوں میں لفظ (نیرہ) بنون غنہ لگا دو۔ اور باقی صورتوں میں ضم
اخیر میں اے مفتی ثر بادو۔

اسم مصدر اقسام و علامات

مصدر کی عام علامت پشتوزبان میں ل ہے جیسے راقٹل۔ آنا ٹلل۔ جانا۔ کتل
دیکھنا قتل۔ ٹکنا وغیرہ۔

اس زبان میں بھی اردو اور فارسی کی طرح مصدر تین قسم پر ہوتا ہے، وضعی جو اصلیں اسی معنی
کیلئے بنایا گیا ہو۔ اسکی مثالیں صدر میں گذر گئیں۔ (۲) ترکیبی جو کسی اسم یا صفت کے آخر متحدی کیلئے
لفظ کو ل بجنے کرنا اور لازم کی واسطے لفظ کیدل۔ بجنے ہونا۔ کے لگانے سے بناتا ہے جیسے
چُلا کول راضی کرنا۔ اور پُچلا کیدل راضی ہونا وغیرہ۔ کبھی کول کی جگہ صرف لفظ
وُل اور کیدل کی جگہ یدل لگا دیتے ہیں۔ اور یہی بغرض تخفیف زیادہ متشعل ہوتا ہے۔
جیسے غور یدل چرب ہونا غور وُل۔ تہند لکنا۔ چکنا کرنا۔ جو لفظ غور بمعنی چرب بنایا
گیا ہے (۳) جعلی۔ جو علامات مذکورۃ المصدر کے بغیر اور کسی علامت منجملہ علامات مخصوصہ
منفصلہ ذیل کے اگانے سے مصدری معنی پیدا کرتا ہے جیسے زہ ورتیا۔ دلیری۔ ناجورتیا
بیاری۔ زہ ورتوب۔ دلیری۔ سری توب۔ آدمیت وغیرہ۔

کل مصداق در وضعیہ اور ترکیبیہ کثیرۃ الاستعمال تو بترتیب حروف ہجا کتاب کے اخیر میں مندرج
ہیں۔ یہاں ہم مصادر جعلیہ کے بنائیکے قواعد لکھتے ہیں۔

علامات مصدر جعلی

(۱) توب۔ جیسے مینثوب عاشق ہونا۔ کافر توب کافر ہونا وغیرہ۔

اخیر میں یا یثینہ ہو تو معرف ہو جاتی ہے جیسے سر توب۔ آدمیت۔ خلئی توب جو الی
طوائفی اسم کے اخیر کی دی، بالکل حذف ہو جاتی ہے جیسے لیوئی (راولا) سریو توب
دیوانگی۔ صرئی (دلیر۔ بہادر) سریو توب۔ خربیشی۔ سرکوزی۔ سر تپیشی
(ہر ہنر سو در خیز) سے خربیشتوب۔ سرکوز توب۔ سر تپیشتوب

آتا ہے۔

(۲) تیا۔ جیسے ناجور (یار) سے ناجورتیا۔ کمزور سے کمزورتیا۔ کجخت
کجختیا۔ یہاں اجتماع ثلثین سے بغض تخفیف پہلی دت، حذف ہو گئی۔

(۳) نشتیا۔ مثلاً میلہ (مہمان) سے میلستیا (مہمانی) اور یہ قلیل الاستعمال ہے۔
(۴) سہ۔ جیسے تنگ سے تنگسہ۔ تنگدستی۔ افلاس۔

(۵) والی بیاڑ کینہ جیسے اوبد (لینا) سے اوبد والی بھنے لبائی۔ اور پلن
دچڑا، سے پلنوالی۔ چڑائی۔ سور زلال، سے۔ سور والی۔ کلک (مضبوط)
سے کلکوالی۔ وغیرہ۔

(۶) ولی۔ جیسے عزیز۔ اور خپل (عزیز) سے عزیز ولی۔ خپل ولی۔ ورور
(بہائی) سے ورور ولی۔ برادری۔ قام (قوم) سے قام ولی۔ ہنقموی۔ رشتہ داری
(۷) تون۔ جیسے بیل (جدا) سے بیلتون بمعنی بچھڑا۔ جدائی۔ گندہ (بیوہ) سے
گندہ تون۔ اخیر میں (۵) یا بیاڑ کینہ ہو تو حذف کر دیتی ہیں جیسے مینر تون
(چینی کا گہرا) اور یہہ اتفاقی ہے۔

احکام مصدر

۱) کل مصدر وضعی اور ترکیبی۔ جب حروف متغیرہ و تابع متغیرہ کے ساتھ استعمال کیجاتی
ہیں۔ تو انکی اخیر ایک وا مجہول لزوماً زیادہ کیجاتی ہے جیسے راتللو دپارہ۔ کتلو کبش
کتللو وغیرہ۔ اس صورت میں کبھی بغض تخفیف لام مصدری کو بھی حذف کر لیتے ہیں۔
جیسے وتل سے پہ و تو کبش۔ نیول سے نیو ولرہ۔ وغیرہ۔

۲) تمام مصادر کے فعل اور روابط و ضمیریں بلحاظ انکے اسم جنس ہونی کی ہمیشہ جمع آتے ہیں۔
جیسے کبش کران دی۔ کٹل ی کبری دی۔ کبشلی دوو۔ گندل
م نہ خدی زدہ۔ وغیرہ۔

۳) بعض لوگ لام مصدری کو کھائی سے بدل کر لیدلی سرلیہ۔ کتل سے کتہ

تقل سے تله وغیرہ بولتے ہیں۔

تغیرات مصدر ترکیبی

مصادر ترکیبیہ کے بنائیکے وقت بعض بعض اسماء اور صفات ہیں خاص خاص مواقع پر بغرض تخفیف کیسے تغیر ہو جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) جن اسماء ثلاثی کے درمیان واو مجہول ہوا کثر وہ حذف ہو جاتی ہے اور اسکا ماقبل مفتوح کر دیتی ہیں جیسے سُور (ٹہنڈا) سے سمی یدل۔ مور (سیر) سے مریدل۔ گوبد (ٹیرٹا) سے کبیدل۔ زوس (بڑا) سے زبیدل وغیرہ۔ الا تومر (کالا) سے تومریدل آتا ہے۔ بحذف واو کہنا غلط ہوگا۔

(۲) صورت صدر کی بعض الفاظ میں واو بر حال رکھ کر مفتوح بنا دیتے ہیں۔ جیسے خور (کھرا) سے خوریدل۔ خور (میٹھی) سے خوریدل۔

(۳) آخر اسماء و صفات صحیحہ کو تنوکل کر دیتی ہیں۔ وُل سے پہلے مفتوح اور یدل سے اول کسور۔ (۴) آخر میں ہائے تخی ہونو لگ جاتی ہے۔ جیسے تیرہ (تیر) سے تیرول وغیرہ۔

(۵) بعض اسماء جن میں واو معدوم کے بعد نون غنہ آتا ہے وہاں بھی نبر اول کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ جیسے گونہ (بہرا) سے کنڈول۔ بونہ سے بندول۔ اس صورت میں اگر طولانی اسم ہو تو اخیر کا حرف حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے ڈروند (بہاری۔ سنگین۔ مغز) سے درلؤل۔

مصدر لازم و متعدی و مجہول

مصادر ترکیبی میں متعدی کی نشانی کو ل۔ یا وُل ہے۔ اور لازم کی کیدل یا یدل۔ مصدر مجہول کے بنائیکہ قاعدہ ہر کہ مصدر وضعی کے آخر یا آخر مجہول لگا کر اخیر میں لفظ کیدل زیادہ کر دیتی ہیں۔ جیسے وھل (مارا) سے وھلی کیدل (مارا جانا) وغیرہ۔

حاصل مصدر

حاصل مصدر بنانے کے قاعدے یہ ہیں۔

(۱) کبھی لام مصدر کو حذف کر کے ہائے تخی لگا دیتے ہیں مثلاً تله۔ راتله آمد و رفت کہنہینا

پاسیدہ - نشست و برخاست - ختہ - کوزیدہ - چڑھاؤ - اتار - وغیرہ -

(۲) کبھی لام مصدری کو حذف کر کے اخیر میں لفظ نہ بنون مشند لگا دیتی ہیں جیسے سائل کہنا سے ساتنہ - رابطہ (رطامت کنا) سے زابہکتہ - رتل (گہونا) سے رتہ - وغیرہ -

(۳) کبھی مصدر کے لام کو حذف کر کے لفظ ون براد معوف لگا دیتی ہیں جیسے گندہل سے

گندہل - ترل - ترپون - الا کہ بدل سے کپ و ن (لاپ - آمیزش) خلاف القیاس ہے -

(۴) کبھی لام مصدر کی بجائے لگا دیتی ہیں - اسوقت علامت مصدر کا قبل اگر او ہو تو معروف

ہو جاتی ہے جیسے لمسول سے لمسون (پہکانا) خرخول سے خرخون (رفروخت)

لستول سے لتھون (تلاش) کپ و ل سے کپ و ن (آمیزش - رلا) پریکول سے

پریکون (فیصلہ) چکاوتی - لنکول سے لنکون - بیاہنا - جننا -

(۵) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ ول حذف کر کے باقی بڑھاتی ہیں مثلاً شوکول سے شوکہ

(لوٹ) لتنتول سے لتبتہ (شکست - گیز) جو و ل سے جو رہ (سازش - صلح) وغیرہ

(۶) کبھی مصدر کے اخیر سے بدل دور کر کے باقی بڑھاتی ہیں مثلاً پدینیدل سے پدینبہ

(اتفاق) پوہیدل سے پوہد سمجھ - جو رہ بدل سے جو رہ -

(۷) کبھی صرف لام مصدر کی گرائی سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے کرل (بونا) سے کر (کشتکاری)

(۸) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ ول گرائی سے بنتا ہے جیسے غولبول سے غول - خرخول

سے خرخ - ٹیلوہل سے ٹیل - تولیدن سے تول - (بیکر چلنا) -

(۹) کبھی صرف لام یا ول کو آخر مصدر حذف کر کے لفظخت یا بنت لگاتے ہیں -

جیسے منل سے منخت - سپارل سے سپاربت (سفارش) سبنالول سے

سبنالخت (سجادٹ) جو رہ بدل سے جو رہبت (سازش)

(۱۰) کبھی مصدر کے اخیر سے بدل حذف کر کے ٹون لگا دیتی ہیں - جیسے گندہل بدل

سے گندہتون (بیوگی) بیلیدل سے بیلتون (رہائی) کثرت استعمال

سے دی، گر کے بلتون ہو گیا -

خلاف قیاس حاصل شد

پشتو زبان میں حاصل شد کے بعض صیغے خلاف قواعد بالا کے بھی آتے ہیں جنہیں مشہور ذیل میں لکھے ہیں۔

استوکنہ (دودوباش)	اوٹیدل	خواست (انگنا)	غبتل سے
پرسوب (سوریج)	پرسیدل	پُخلی (پکوان)	پُخیدل سے
خونہ (دکھڑائی)	خیل سے	پترندکلی (شناخت)	پترندل سے
خلاصی (رہائی)	خلاصیدل	چلند (چلانا چلین)	چلول سے
رخیدن	سوی	جلن (سول)	سول سے
سورپی (سواری)	سوریدل	خج توری (سیاہ روٹی)	خج تودول سے

اسم فاعل

مصدر کے لام کو حذف کر کے ایضاً لفظ وٹکی یا وٹی بہر دو ہوا و معروف یا مکتبہ لگا دیتے ہیں مثلاً تلل سے تلونکی۔ تلونی (جانوالا) ویل سے ویونکی۔ ویونی رکھنے والا وغیرہ جمع مذکر میں ری، معروف ہوجاتی ہے اور مونث کیلئے مطلقاً دی، مجہول ہوتی ہے۔ جیسے

راقل سے۔ گردان

راقلونکی	راقلونکی	راقلونکی	راقلونکی
راقلونکی	راقلونکی	راقلونکی	راقلونکی
راقلونکی	راقلونکی	راقلونکی	راقلونکی

اسم مفعول و صفت مشبہ

(۱) مصدر وضعی میں تو مطلقاً لام مصدری کو مشدّد کر کے واحد مذکر کیلئے مصدر کے آخر یا مکتبہ لیتے اور جمع مذکر کیواسطی یا مکتبہ اور مونث کیلئے مطلقاً یا مکتبہ مجہول لگا دیتے ہیں۔ جیسے وژل (ارنا) سے وژلی۔

(۲) کبھی بغیر تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے تلل (جانا) سے تللی۔

وتل (رکنا) سے وتلی وغیرہ۔

واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
وژلّی سَرّی	وژلّی سَرّی	وژلّی بَنجھ	وژلّی بَنجھ
تَلّی	تَلّی	تَلّی	تَلّی
(۲) مفعول یا صفت کے چند صیغہ قاعدہ بالا کے خلاف بھی آتے ہیں جو ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔			
راغلی - راتلّی - ملاست - سلاستل سے - کری - کول سے - شوی -			
کیدل سے - کینیاستل سے - ورکری - ورکول سے -			
(۳) مصدر ترکیبی سے بعد حذفت علامت مصدر لازم میں تو اسم اصلی یا صفت تام کے آخر لفظ			
شوی اور متعدی میں کری زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً خوبیدل (زخمی ہونا) سے			
خوبدشوی اور خوبدکری - مریدل سے مورشوی - مورکری کہینگے -			
(۴) اطلاق مفعول تام صیغوں پر فارسی کی طرح بہ لحاظ مشاکلت و مشارکت فی العلامت ہی - ورنہ			
لازم مصدر سے مفعول نہیں آسکتا۔ اصلیں جو لازم سے مشتق ہیں وہ صفت ثنّبہ صیغہ کہلاتی ہیں۔			

بیان تذکیر و تانیث

علامات مذکر

- (۱) جس اسم جاد کے آخر یا آخری پلینہ پر وہ اکثر مذکر ہوتا ہے جیسے لرگی (لکڑی) کانری (پتھر) وغیرہ
- (۲) جس کے آخر یا آخری معرّف ہو۔ مثلاً نائی (نوا) دوی - خونی - وغیرہ
- (۳) جس کے آخر یا آخری خفی ہو۔ مثلاً اوروہ (آٹا) ویبنتہ (بال) میدہ (خاوند) وغیرہ
- (۴) جس کے آخر یا اولین یا معرّف ہو مثلاً مندو (دالان) کندو - کندو - وغیرہ
- (۵) جس کے آخر یا آخری موقوف ہو مثلاً لوی - خوی -

علامات تانیث

- (۱) جس اسم کے آخر یا آخری مشغلہ ہو مثلاً سپودھی (چاند) چیلّی (چلی) مرّی (گلا) نکا - وغیرہ
- (۲) جس کے آخر یا آخری مختفی ہو۔ مثلاً تنجھ (عورت) گندہ - لنگہ - وغیرہ
- (۳) جس کے آخر یا آخری معروف ہو مثلاً بسادی - آشنائی - وغیرہ

(م) جسکی آخر و اوجھول ہونشلا بنار و شارک (شاد و بیرو رندری وغیرہ) -
 (د) جسکی آخر یاں مجھول جمعہ ہڈل از ہاں غتفی ہو - شلا ایری (خاکستر) خوئی (پسینا)
 شیلی (چھاچھ) وینی (راہو) غتی (کانٹی) نینی (رکی کی پہلی) واور ی (برن) وغیرہ

مونثات سماغیہ

پشتو زبان میں عربی کی طرح مونث کے کئی صیغے ہیں جنہیں لفظ ہر کوئی علامت تانیث نہیں بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ انہی صفات اور افعال اور روابط ہمیشہ مونث ہی ہونگی۔ خواہ دوسری زبان میں وہ مونث نہوں۔ کثیر الاستعمال اور شہور اسما ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

پرسن - لجات	نرو - بہو	مصلی - جانماز	شمخ - غار
پلتن - فوج	ہا - اندہ	صیاشت - چاہینہ	گوہار - دہتر
ترور - پھوپھی	ملا - کمر	ناوی - دہن	لمن - دامن
خٹکل - کہنی	بن - انبار - سوت	ورخ - دن	منگل - پنجہ
دُرشل - چوکھٹ	بمبچو - بنولہ	یور - دیور کی بی	میچن - چکی
بزمز - کہنگل	تندار - چاچی	شا - پیٹھ	ندردور - تند
غوجل - گندھانہ	بنارو - شارک	بورجل - جگہ	ورخ - بادل
لار - رستہ	روندار - بہا بھی	تر بنخ - کچاٹی	ٹھوا - گائی
لور - لڑکی	ستن - سوئی - ستون	شومن - کہاں	نیا - تانی
موسر - ماں	کوژدن - کورائی	خومر - بہین	ژمہا - رونا
میرمن - بیبی	لانبو - تیرنا	زانگو - بھگڑا	رفنا - روشنی

غلا - چوری

قاعدہ تانیث ذمی روح

(۱) جس اسم کے آخر یاں لین ہو اسکی مونث بیاں مشق دیوگی شلا شپنی (کتنا) سے
 شپنی (کتنا) آپریدی (آفریدی سے آپریدی) - اوسنی (ہرن) سے اوسنی وغیرہ

(۲) جس اسم نکر کے آخری معروف ہو اسکی مونث کیلئے (ی) اخیر سے حذف کر کے لفظ (نرہ) بنون غنہ لگائی ہے جیسے دیوی سے دو بندہ - نائی سے نائینرہ - ہاتی سے ہاتینرہ - موچی سے موچنرہ - یعنی دیوبن - نائین - ہتھنی - سوچن -

(۳) جس اسم نکر کے آخری فون ہو اور معروف بالعدون موقوف ہو تو اسکی مونث میں درون کو حذف کر کے اخیر میں لفظ نرہ بنون غنہ لگائی ہے - اور بحر ماقبل علامت کو مضموم کر دیتی ہے مثلاً شپون (گڈیا) سے شپینہ - شکونر (سہی) سے شکنرہ - پبنتون سے پبنتنہ -

(۴) جس اسم نکر کے آخری مخفی ہو اس کے ماقبل مونث کیلئے نون مفتوح زیادہ کر دیتی ہے مثلاً کوربہ (گرہ والا) سے کوربنہ - غوبہ (گولا) سے غوبنہ - میلہ سے میلنہ -

(۵) جس اسم نکر میں کوئی خاص علامت نہ ہو اسکی مونث کیلئے اکثر اخیر مخفی زیادہ کر دیتی ہے مثلاً چرگ (رخا) سے چرگہ - اونس (اونٹ) سے اونبنہ - خر - سے خرہ -

(۶) بعض مونثات حقیقیہ (یعنی جنکے مقابلے میں نر ہو) خلاف القیاس آتی ہیں جنہیں مشہور مشہور ذیل میں لکھی جاتی ہیں -

مونثات حقیقیہ خلاف قیاس

آس - گھڑا	تروچرچرہاٹی	میدنبہ - بہنیں	جینٹی - لڑکی	آرتینہ - عورت
اسپہ - گھوڑی	ترلہ - چھیری بہن	لیور - دیور	ترہ - چچا	غوی - بیل
پلار - باپ	خنبان - خاوند	نذرور - درانی	تروچرچرہوپی	غوا - گائی
مور - ماں	بنجھ - بیبی	نارینہ - نر	خودئی - بہانجا	میرہ - خصم
اوشی - خسروہ	خوئی - بیٹا	مادینہ - مادہ	خونرہ - بہانچی	میرمن - مالکان
بینی - سالی	لور - بیٹی	نیکہ - نانا - دادا	خلمی - جوان لڑکا	خوم - جنوائی
پلندہ - پتیلاب	سخر - سسر	نیا - دادی - ماما	پیغلہ - جوان لڑکی	نرور - بہو
میرہ - تیل ماں	خوآشی - ساس	ہلک - لڑکا	سمری - مرد	ورادہ - بہتیجا

وَرِیہ - پتھی - وُسرور - بہائی - خور - بہین -

افراد و جمعیت

طریق جمع مذکر

(۱) جس اسم مفرد کو آخر سی (سینہ ہو) اسکی جمع بیاڑ معروف ہوگی۔ جیسر کو ونگی سے کو ونگی - سپی سے سپی - سمری سے سمری - وغیرہ -

(۲) جسکے آخر بیاڑ معروف ہو اسکی جمع بزیادت (ان) الف و نون ہوگی جیسر کسبی کسبیان - خونی سے خونیان - دوی سے دویان - وغیرہ

(۳) غیر ذی روح کی جمع اکثر بزیادت لفظ (ونہ) بواو معروف ہوتی ہے جیسے غمونہ - کوس و نہ (گہر) نو کونہ (ناخن) - کبھی حرف نون مفتوح پر اکثفا کر کے ہاڑ حقی حذف کر دیتے ہیں - جیسے کالون (سال) بندھون (بن)

(۴) اخیر میں لاہو تو حذف کر دیتے ہیں - جیسر ذمہ ردل سے ذمہ و نہ - وغیرہ -

(۵) ذی روح کے یہی اکثر اسمائے مفردہ اس قاعدہ بالا کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسر لیور سے لیورون - آس سے آسونہ - خننن سے خنننتون - اگر اخیر میں لاہو تو حذف ہو جائیگی - جیسر ترہ اور ترون - ینکہ اور نیکونہ - مگر چند اسماء ذیل اس قاعدہ کے برخلاف آتے ہیں (میرہ سرمرون - وراہ سرویرون - وروسر ورونہ - خوی سرخانن)

(۶) اکثر ذی روح کی جمع (ان) سے بھی ہوتی ہے جیسر صار (ساپ) سمراران - لہم (بچھو) سرلہمان - خوم سرخومان - خوی سرخویان - قارغہ (کوا)

سے قارغان - وغیرہ - اخیر میں لاہو تو فارسی کی طرح گات بدل جاتی ہے - جیسے لیوہ سے لیوکان مگر کا کاچچا) سے کامکان - شادوسر شادوکان - خلتایس آتے ہیں -

(۷) بعض اسمائے اشیا بھی اس قاعدہ کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسے غندی (کھولہ)

سے غندان - خند (گھنگری) سے خندان - وغیرہ -

(۸) جس اسم مفرد کے آخر الف ہو اسکی جمع فارسی قاعدہ کے موافق بزیادت لفظ (یان)

ہوگی مثلاً مُلّا سے مُلّا یان - آشنا سے آشنا یان وغیرہ۔

۷) جن اسماء کے ماقبل آفروا ساکن ہونگی جمع میں اکثر اُو کو الف سے بدلا کر اخیر میں (ہ) خفی لاحق کر دیتے ہیں۔ جیسے شپون سے شپانہ - شپول (باڑہ - آفول) سے شپالہ - سُور (ٹھنڈا) سے سوارہ - زور (بوڑھا) سے سوارہ - گوبد (ٹیرھا) سے کابدہ - لگر سُور (سوار سے سوارہ) - خوبد (میٹھا) سے خوابدہ - خلاف القیاس ہے۔

۸) بعض اسماء جیسے لہمون سے لہمانہ - بلتون سے بلتانہ - کنہ تون سے کنہ تانہ - زنگون سے زنگانہ جو پسیل تراوی متعل ہیں۔ وہ قاعدہ بالا سے مستثنیٰ اور حقیقت میں مفرد بصورت جمع ہیں۔ الّا دونوں فرق یہ ہے۔ کہ جو بصورت جمع ہیں وہ صرف حروف متبصرہ (بغیر حروف اضافت و حروف جارہ) و حالت فاعلیّت فعل ماضی متعدی وغیرہ کے ساتھ متعل ہونگے۔ مثلاً د لہمانہ غوبنی۔ پہ بلتانہ کنہ۔ د زنگانہ سترگہ - وغیرہ۔

۹) جن اسمائے مذکر کے آخر ہائے مخفی ہے۔ جمع میں اُنکے (ہ) سے پہلے (ان) بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے غوبہ (گوالا) سے غوبانہ - میلہ (مہمان) سے میلانہ - کوربہ (گہروالا) سے کوربانہ۔

۱۰) اسمائے اصوات میں بغرض تو انرا اور تکرار لفظ ہار - آفریں بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے د زے د زہار - شرنگ سے شرنگھار - شر سے شرہار - پوج سے پوجہار۔

۱۱) بعض اسماء مفردہ خود جمع کا مغز دیتے ہیں۔ ایسے اسماء کو اسم جنس کہتے ہیں۔ جنکا اطلاق قلیل و کثیر پر علی السوویہ ہوتا ہے۔ مثلاً وابنہ (گھاس) و یمنتہ (بال) کچ (بھن) رانجہ (سرہ)۔

۱۲) بعض اسماء کے آخر جمعیت کیلئے ہائے خفی زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے غل (چور) سے غلہ مل (ساتھی) سے غلہ - خر (گدہ) سے خرہ۔

۳۲ طریق جمع مونث

(۱) جن اسماء کے آخر الف ہو انکی جمع اکثر زیادت لفظ (وی) بیا ئی مجہول بنتی ہے۔ مثلاً
ژرہ سورژہ وی۔ ہلا سے ہلا وی۔ گریہ افغانان لہشا ورکا لہجہ نہیں۔

(۲) جس اسم مفرد مونث کے آخر یائے مشقلہ ہو اسکی صورت جمع میں ویسی ہی رہتی ہے۔ جیسو
سپو بدھی۔ نور ی۔ (لقمہ) وغیرہ۔

(۳) جس اسم مفرد مونث کے آخر یائے معروف ہو۔ جمع میں یائے مشقلہ سے بدل ہو جاتی ہے جیسے
بدائی سے بدی۔ خواری سے خواری۔ سورلی سے سورلی۔

(ف) حروف متغیرہ اور تابع متغیرہ کے ساتھ بحالت افراد ہی جمع مشتمل ہوگی۔ جیسے
سورلی لہ۔ خواری سپک کرم وغیرہ۔

(ہم) جسکے آخر یائے مخفی ہو جمع کی حالت میں یائے مجہول سے بدل جائیگی۔ مثلاً بنتیہ سے
بنتی۔ تورہ (تلوہ) سے توری۔ خرہ (گہری) سے خری۔ وغیرہ۔

(دھ) کل مونثات سماعیہ کی جمع زیادت کسرۃ اشباعی (ری) مجہول کی ہوتی ہے۔ مثلاً
لار (درستہ) سے لارہ (مالاری) اور برستن سے برستن یا برستنی۔ ستن

سے ستن یا ستنی وغیرہ۔

(۶) جسکے آخر واو مجہول ہو اسکی جمع زیادت لفظ کانی بیا ئی مجہول کے ہوگی۔ مثلاً پیشو
رہلی سے پیشوکانی۔ زانکو (بگڑہ) سے زانکوکانی۔ شادو سے

شادوکانی۔

(۷) جمع مونث کے بعض صیغے خلاف القیاس آتے ہیں جیسے مشہور ذیل میں لکھ جاتے ہیں۔

واحد	مفع	جمع	واحد	مفع	جمع
خُور	بہین	خُونیدی	ند رود	ند	نُد رُو رانی
لُود	بیٹی	لُونرہ	نیا	نانی۔ دادی	نیاکانی

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
مور	مال	میںدی	نورور	بہو	بنوئیدی
یورخاند کے بہائی کی عورت	یونہ	ناوی	مورلین	ناویانی	

(۱) تمام جمع کے صیغے مطلقاً خواہ مذکر ہوں خواہ مؤنث - اور ویسی ہی اسماء جنس - اور نیز جو اسمائے جنس کا کلمہ کہتے ہیں - یعنی کل مصادرو وغیرہ - جب فاعل فعل ماضی متعدی ہوں - یا حروف متغیرہ (یعنی حرف اضافت - حروف جارہ - حرف ندا وغیرہ) کے ساتھ استعمال کیے جاویں - تو ان کے اخیر ایک واو جہول زیادہ کیجاتی ہے - اس حالت میں اگر ان کے اخیر ایسے جہول یا ایسے معروف یا ایسے مخفی ہو - تو فصاحتاً حذف ہو جائیگی - بخلاف شکوک کے کہ وہ اسکو ثابت رکھتے ہیں - مثلاً

اصلی	متغیرہ حالت
سمی - سہرو و ہلی یم	فاعل فعل متعدی
بنخی - بنخو	"
خلمی - خلمو	"
بنخی - دبنخو	"
برستی - برستنو کیں	حروف متغیرہ کے ساتھ
میںدی - میند و لہ	"
آسونہ - آسونو ٹخنہ	"
رونہ - ای رونہ و	"

(۲) و او جمع کے لحوق کے وقت نمبر ۶ قاعدہ مع ذکر کے الف سب حذف ہو جائیگا مثلاً

اصلی	متغیرہ
سوارہ	سور و ولیدم

زادہ	دزد و عمل بردی
کادہ	پہ کبر و لڑ کو کنبیو تم
پاخہ	پخوچ و چونہ خہ و خورہ
تاودہ	تود و او بو کنب
خوادہ	خوب و کنولہ مہ زہ

حالت فاعلی

(۱) فاعل ہمیشہ مفعول اور فعل پر مقدم تھا ہے۔ مثلاً زید راغی زید آیا، بکر زید و وہلو بکر نے زید کو مارا۔ الّا بصورتِ اضافہ مفعول سے مؤخر ہو جاتا ہے۔ مثلاً زید نی ولید۔ زید کو اُس نے دیکھا۔
(۲) بعض اسماء جنکی توضیح اپنی اپنی مواقعیں کی گئی ہے۔ بحالت فاعلیت فعل متعدی بصورتِ جمع استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سری و وہلم سری، کی جگہ۔ اور سر و و نیوم (سری) کی جگہ۔

حالت اضافی

(۱) اسمائے ظاہر میں اضافت کی علامت (د) ہے جو فصاحتہ مضاف الیہ سے پہلے آتی ہے۔ مثلاً د زید کور۔ زید کا گھر۔
(۲) مضاف الیہ منظر ہو۔ تو مضاف پر مقدم آتا ہے۔ جیسا اوپر گذر گیا۔ اور اگر ضمیر ہے تو مؤخر۔ مثلاً کارم۔ کار د۔ کاری۔ ہیراکم۔ تیراکم۔ اُسکا کام۔
(۳) مضاف الیہ واحد میں مونث کی کا یا بی جہول سی۔ اور مذکر کی دی، لبتیہ یا بی معروف سی اور یا بی معروف یا بی مثقلہ سی بدل جائیگی۔ مثلاً د بنشی خبستان۔
د سری بیتیہ۔ د سورد لی آس۔

(۴) مضاف الیہ جمع کا صیغہ۔ یا اسم جنس یا مہید ہو تو اسکی آخر وا جہول زیادہ کہ جائیگی۔ انستو اگر خریں کا یا بی ہو تو حذف ہو جائیگی۔ مثلاً د سر و خوی۔

د بخوار۔ د خلق و مال۔ دراتلو وقت وغیرہ۔

حالت مفعولی

(۱) مفعول اگر ضمیر نہ ہو۔ تو فاعل سے پیچھے آئیگا۔ اسکی علامت ت تہ۔ و تہ۔ لہ۔ لہ۔ ہوتی ہے۔

(۲) بحالت افراد اور جمعیت اسکی تصریف و تبدیل بعینہ مضامین الیہ کی طرح ہوتی ہے۔ مثلاً دی سہری تہ۔ دخی بنخی لہ۔ سرولہ۔ بخونہ۔

(۳) جو فعل اصل میں متعدی الے المفعولین ہو خواہ دوسرا مفعول عبارت میں نہ ہو۔ (خاص اُس ہی صورت میں مفعول کی علامت لگائی جاتی۔ اور بہر خصوصاً پہلے مفعول پر مثلاً ذید تہ ورکہہ۔ یہاں سے جو مفعول ثانی ہے۔ محذوف ہے۔ اگر ایک ہی مفعول اصلی ہو تو وہاں علامت کا لگانا محض غلط ہوگا۔ مثلاً ذید تہ راولہ۔ دوی تہ راورہ۔ کہنا غلط ہے۔

حالت ندائی

(۱) منادی مقرر نہ کر کے اخیر اگر حروف مدہ اور ہائے مخفی نہ ہو۔ تو ہمیشہ زیر پڑتی جاتی ہے۔ جیسے ای پلار ای و رور۔ اور اگر آخر میں یا لینہ ہو تو ہائے مخفی ہی زیادہ کرتی ہیں جیسے ای سوریہ۔ آخر میں ہائے مخفی۔ یا حروف مدہ ہوں تو کچھ تغیر نہوگا۔ جیسے ای ترہ۔

(۲) مفرد مونث کے آخر اگر حروف مدہ اور ہائے مخفی نہ ہو تو کسویا ہائے مجہول پڑتی ہیں جیسے ای خور۔ ای برستی۔ ہائے مخفی نہ ہو تو حذف کرتی ہیں۔ جیسے ای بنخی۔

(۳) منادی جمع نہ کر کے یا اسم جنس یا مصدر نہ ہو تو اخیر میں واو مجہول لگا دیتی ہیں اسوقت اسکو اخیر کی (ی) بقول فصیح حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے ای سرو۔ ای بنخو۔ ای خلقو۔ ای یدو۔ ای کخلو۔ خنک لوگ ای سرو یو بھی کہتے ہیں۔

حالت ونشی

(۱) پشتو زبان میں صفت اپنے موصوف پر جیسے کہ اردو زبان میں ہے مقدم ہوا کرتی ہے۔

(۲) صفت کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ افراد اور جمعیت - تذکر اور تانیث میں ضروری ہے۔

واحد جمع

نذر { مورسری ماہہ سہری

مونث { مہہ بنخشہ مہری بنخی

(۳) جس اسم مفرد نذر کے آخر ہائے لیتنے پر اسکی جمع نذر بیا م معروف - اور اسکی مونث مطلقاً واحد جمع ہر دو کبھی بیا م مجہول اور کبھی بیا م شقلہ ہوگی - مثلاً تَبْرَدِی (پریا) نَرِی (رُولا پتلا) - لَیوَنِی (داولا) پَرَدِی (ریگانہ) خُوشِی (یلہ - آوارہ) - عَلِی (چپ چا) سے تفصیل ذیل کہینگے۔

نذر مطلقاً { تَبْرَدِی سہری + تَبْرَدِی سہری + تَبْرَدِی بنخی } مونث بیا م مجہول

پَرَدِی // پَرَدِی // پَرَدِی // مونث بیا م شقلہ

نَرِی آس // نَرِی آسونہ // نَرِی آسپی

گَنجِی وُرِکِی // گَنجِی وُرِکِی // گَنجِی وُرِکِی

(۴) جو اسم صفت اسماء جنس ہیں - تذکر کی حالت میں واحد اور جمع یکساں ہوں گے - اور تانیث میں واحد کینے یا م منفی - اور جمع کیلئے یا م مجہول آخر میں زیادہ کچا بیگی - مثلاً کلک (مضبوط)

کلک سہری // کلک سہری // کلک بنخشہ // کلکی بنخی

او بزد // او بزد // او بزدہ // او بزدی

اسی طرح اور اسم جنس مثلاً پَلَن (چوڑا) خود (ٹہیا) شپک (لکا) - کلک (مضبوط) گَلِی (لنگڑا) لَبُو (تھوڑا) نیخ (کھڑا) تیرہ (تیر) وغیرہ کی گردان کرو۔

(۵) اکثر جن اسماء کے آخر یا م منفی خسیہ ہے - وہ تذکر و تانیث - افراد و جمعیت کی حالت میں تغیر نہیں کہاتے - بلکہ سب حالتوں میں علی التوہ استعمال ہوتے ہیں جیسے بنخشہ (اچھا) بنکارہ - ظاہر - خُوَرہ (پسندیدہ) ناکارہ (فصول) یلہ (رتیبہ مطلق العنان

وغیرہ - مثلاً

واحد مذکر	جمع مذکر
واحد مونث	جمع مونث

سُوچہ سَمَی : سُوچہ سَمَی	سُوچہ بَنَی : سُوچہ بَنَی
---------------------------	---------------------------

(۶) اکثر اسمائے صفت جکا دوسرا عرف و اوجہول یا معروف ہو۔ انکی مونث بحدف و اووزیا ہائے مخفی اخیر میں آتی ہے۔ اسوقت ماقبل و اوپر فتح (زبر) لگا دیتی ہیں۔

مذکر	کونہ - مور - رُوند	کوب - زور - سور
------	--------------------	-----------------

بہرا - سیر - اندھا	ٹیڑھا - بوڑھا - ٹنڈا
--------------------	----------------------

مونث	کنہہ - صمہ - سمندہ	کبرہ - زمہ - سمہ
------	--------------------	------------------

(۷) جن اسمائے صفت کے اخیر کوئی علامت تائید نہیں انکی مونث اکثر بزیادت ہائے مخفی

آتی ہے۔ مثلاً خرہ سے خرہ - غل سے غلہ - مل سے ملہ - صرہ سے

صرہ - وغیرہ۔

(۸) بعض صیغے صفت مونث کے قواعد مذکورۃ الصدر کے برخلاف آتے ہیں۔ جن میں سے

کثیر الاستعمال اور مشہور مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

مذکر - معنی - مونث	مذکر - معنی - مونث
--------------------	--------------------

شین - ہرا - شنہ	تور - کالا - تورہ
-----------------	-------------------

خوب - میٹھا - خوبہ	خور - بکھرا ہوا - خورہ
--------------------	------------------------

نود - گرم - نودہ	دُرُوند - بہاری - دَرَنہ
------------------	--------------------------

تربین - کڑوا - تربنہ	تریو - کٹا - تر وہ
----------------------	--------------------

لوند - بھیگا ہوا - لوندا	سور - لال - سرہ
--------------------------	-----------------

(۹) پشتوزبان میں اسم صفت کیلئے یہ لازم نہیں۔ کہ عربی کی طرح مادہ کے مطابق ہی ہو۔

بلکہ صرف سماع پر موقوف ہے۔ جیسے تندہ (دپیاس) سے تندی (پیاسا) - ولہ

(بہوک) سے وندی خوب (نیند) سے اودہ (سویا ہوا)

(۱۱) حروف متغیرہ یعنی د - اضافی اور علامت مفعول یعنی تہ - لہ - اور حرف جار یعنی لہ - نہ - کنس - سرہ - دپارہ وغیرہ کے ساتھ مشغل ہو۔ تو اسوقت صفت اور موصوف دونوں وہی تغیرات ہونگے۔ جو حالت افرادی میں ہوا کرتے ہیں۔

(۱۲) اسماء میں لفظ زاہدہ - صاہدہ و امثالہا جمع کے صیغوں کے الف حذف ہو جاتے ہیں۔ جیسے دَ اَیْم و سَ و آس - دَس و خلقو نظر وغیرہ

حالت نصبی

پشتو زبان میں بھی عربی کی طرح بعض اسماء کے اخیر خاص حالتوں میں زیر پڑ ہی جاتی ہے۔ ایسی اسماء کو منصوبات کہتے ہیں۔ آٹھ حالتوں میں اسم منصوب ہوتا ہے (۱) جس پر ذنا، حرف نفی داخل ہو۔ مثلاً ناقابل سہی وغیرہ۔

(۲) جیسر دبی، کلمہ نفی داخل ہو۔ جیسے بی قدر حاکم دی۔

(۳) منادی مفرد مذکر خواہ حرف نداء مذکور ہو خواہ محذوف جیسے ہلک راشہ۔

(۴) نحو۔ کلمہ استفہام کا مستفہم عنہ جب معجم الآخر ہو۔ جیسے تھو کس دی۔

(۵) بعض حروف جارہ جیسے لہ وغیرہ کا مجرور جیسے لہ کو در اخی۔

(۶) معدود مذکر معجم الآخر میں صورت میں کہ اسم جنس ہو جیسے پتخہ کس۔

(۷) نون جمع بحالت خاصہ جیسے کالون - عھر ون وغیرہ۔

(۸) لفظ ترکا رجب تھاؤں کے استعمال میں بمعنی لہ آتا ہے (مجرور مثلاً ترشاعری بدخہ نشتہ - شاعری سے کوئی چیز بُری نہیں۔

(۹) بعض رسم الخط میں منصوبات کے اخیر ایک ہائے مخفی پڑتا دیتے ہیں۔

بحث فعل

ماضی مطلق

قاعدہ - مصدر وضعی ہیں تو اکثر علامت مصدری یعنی لام کو اخیر سے حذف کر کے باشتنا آخر چند صیغوں کے ابتدا میں ایک واو مفہوم لڑنا زیادہ کر دیتی ہیں۔ مثلاً
بھیدل سے وُ بھید - نریدل سے وُ نرید - کریدل سے وُ کرید
وغیرہ۔

یہ وہ واو اگرچہ اصلی نہیں لیکن اسکا حذف کرنا کسی طرح جائز نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے سوا صیغہ کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔

جن صیغوں کے پہلے لفظ گنیں یا وُر - دُر - راہو - اور نیز جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اُن پر راو داخل نہوگی۔

اُد رید - پاخید - سلاست - پریوت - پرانیت - پریلیوٹ - پریلیٹ
پرانیت - نیلیٹ۔

یہ واو ہمیشہ مضموم ہوتی ہے۔ مگر خاص جس صیغے کے پہلے الف ممدودہ ہو وہاں بجا مجازت و حققت مفتوح پڑھی جائیگی۔ اور الف ممدودہ صرف الف ساکن ہو جائیگا مثلاً آلوتل سے والوت - آخیتل سے واخیت - وغیرہ۔

ماضی کے اخیر ہمیشہ سکون ہوتی ہے۔ اِلَّا بعضے صیغوں میں حرف اخیر کو متحرک کر کے ہاتھی اسکے آخر ٹرنا دیتی ہیں۔ اور یہ امر سماعی ہے مثلاً بھول سے وُ نیوہ -
جھنسل سے وُ جھنہ - وُ نل سے وُ وُ نل - وغیرہ۔

متمدی صیغوں میں کبھی ضمیر مفعول یعنی وُ - وغیرہ ہی بچیں حائل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً وُئی لید - کئی یئی لیٹ - پری یئی لیٹ - وُئی نیوہ -

رائی وُست - وائی خِست وغیرہ۔

اور مضامین اور غیر وضعیہ میں سے علامت مصدری یعنی کیدل یا یدل بصورت لزوم اور گول یا وُل بصورت تعدی کو اخیر سے دور کر کے پورے کلمہ صفت کے بعد لازم میں لفظ شہ یا شو بواو مجہول - اور متعدی میں لفظ کم زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً

مصدر	ماضی مطلق	مصدر	ماضی مطلق
پخیدل	پوخ شہ (پکنا)	پخول	پوخ کم (پکانا)
گزیدل	گوز شہ (گڑنا)	گزول	گوز کم (گڑنا)
مریدل	مور شہ (رجنا)	مروول	مور کم (رجانا)
سریدل	سور شہ (سڑنا)	سروول	سور کم (سڑنا)

ماضی مطلق کے چند صیغے خلاف القیاس ہیں۔ جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

مصدر	ماضی	مصدر	ماضی
آخل	آخل (گوندنا)	کول	کول (ہونا)
ایسبل	ایسبل (رکھنا)	نئبل	نئبل (نہنا)
بیول	بیول (لیجانا فی روح کا بوت)	لیکل	لیکل (لکھنا)
تلل	تلل (چلنا)	لوشل	لوشل (دھننا)
راتلل	راتلل (آنا)	ورتلل	ورتلل (جانا)
کتل	کتل (دیکھنا)	ویل	ویل (کھنا)
گول	گول (کرنا)	ورل	ورل (لیجانا چیز کا)

راغی - اسکی ری، لام کا بدل ہے۔ گویا اصلین مراغل تھا۔ اور اسی اصل پاسکے تمام صیغے بنتی ہیں۔

گردان فعل ماضی مطلق معروف

غائب		مواظب		شکرم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
لا م یا م نفعی - یا م نفعول	یا م نفعول	یا م نفعول	یا م نفعول	یا م نفعول	یا م نفعول
پاخذ	پاخذہ	پاخذی	پاخذی	پاخذم	پاخذہ
پاخذل	پاخذل	پاخذل	پاخذل	پاخذل	پاخذل
پاخذی	پاخذی	پاخذی	پاخذی	پاخذی	پاخذی

مونث کے لئے واحد غائب میں یا م نفعی بڑا دیتے ہیں اور جمع میں اسکو یا م نفعول سے بدل کر م نفعی ہیں۔ باقی صیغے مشترک ہیں۔

راغی - کی گردان راغل اصل سے کر نیلگ - بدیں طریق -

نکر { راغی } { راغلہ } { راغلی } { راغلی } { راغلی } { راغلی }
مونث { راغلہ } { راغلی }

کبھی - صیغہ واحد غائب کے اخیر واد مجہول بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً پاخذ سے پاخذو - اور راغی سے راغلو وغیرہ۔

کبھی مصدر کے آخر باستثنائے صیغہ جمع غائب علامات مذکورۃ الصدر بڑا کر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً پاخذل سے

پاخذلو - پاخذل - پاخذلی - پاخذلی - پاخذلم - پاخذلو

اس صورت میں ماضی استمراری کے صیغے سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ اس میں لام مصدری پہ لفظ میں بہت زور نہیں دیا جاتا۔ اور استمراری میں اسکے برخلاف ہوا کرتا ہے

فائدہ - فعل لازم میں تو گردان بلحاظ فاعل کے ہوتی ہے۔ اور فعل متعدی میں بلحاظ

مفعول کے۔ بلحاظ فاعل فعل میں کچھ تغیر نہیں ہوتا۔ مثلاً ہنغہ وُلید لے آخر

کہا جائے گا۔

گردان فعل متعدی ماضی مطلق

لحاظ فاعل

هغه ولید۔ هغوی ولید۔ تا ولید۔ تا سولید۔ ما ولید۔ مونہ ولید
وئی لید۔ وئی لید۔ وود لید۔ وومولید۔ ووم لید۔ وومولید

گردان فعل متعدی ماضی مطلق

لحاظ مفعول

وئی لید۔ وئی لید ل۔ وئی لید ی۔ وئی لید تم۔ وئی لید م۔ وئی لید و
اُسو دیکھا۔ اُسو دیکھا۔ تجھے دیکھا۔ تمہیں دیکھا۔ مجھے دیکھا۔ ہمیں دیکھا
یہاں بی تو فاعل کی ضمیر ہے۔ اور فعل کا اخیر کی علامتیں سب مفعول کے لحاظ سے ہیں۔

قاعدہ ماضی مطلق مجہول

صیغہ مفعول کے آخر لفظ شو زیادہ کر کے علامات مذکورہ المصدر لگا دیتے ہیں گردا و مضموم
بھی اپنی اپنی مواقع مخصوصہ پر ابتدا میں زیادہ کیجاتی ہے۔ مثلاً لید ل سے۔
ولید لی شو۔ ولید لی شول۔ ولید لی شوی۔ ولید لی شوئی۔ ولید لی شوم۔ مونہ ولید لی شو
وہ دیکھا گیا۔ وہ دیکھی گئی۔ تو دیکھا گیا۔ تم دیکھی گئی۔ میں دیکھا گیا۔ ہم دیکھی گئی
کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں۔ مثلاً ولید لی شو۔ الخ۔

ماضی قریب

قاعدہ۔ صیغہ ماضی مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلف میں کلمات ربط جو ذیل میں لکھے
جاتے ہیں زیادہ کر دیتے ہیں۔

غائب		مخاطب		مستقیم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
دِی	دِی	یِی	یِی	یِم	یُو
بیائے ملینہ	بیائے معروف	بیائے مجهول	بیائے مشقہ		ہوا و معروف

گردان ماضی قریب

وَتَلِّی دِی - وَتَلِّی دِی - وَتَلِّی یِی - وَتَلِّی یِی - وَتَلِّی یِم - وَتَلِّی یُو
 وہ نکلا ہے - وہ نکلے ہیں - تو نکلا ہے - تم نکلے ہو - میں نکلا ہوں - ہم نکلی ہیں
 (ف) مونث کے صیغوں میں یا امر مفعول سب جگہ مجهول ہوگی - اور واحد غائب میں
 حرف ربط دہا ہوگا - باقی سب صیغہ مذکر کی طرح ہوں گے -

مذکر میں افراد اور جمع کچالیت میں مفعول کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا -

(ف) چونکہ ماضی قریب کے صیغوں کا بنانا مفعول یا صفت کے صیغوں پر موقوف ہے
 اسلئے مصاد و رذیل سہر میں طریق اشتقاق کیا جائیگا -

کیدل	سے شوئی دی	راتل	سے راغلی دی
کول	کھڑی دی	ورتل	ورغلی دی
تلل	تلی دی	ورکول	ورکھری دی
	لا دی		

کبھی ماضی قریب کے صیغہ جمع غائب کے آخر ایک نون مفتوحہ یا زیادت ماضی مطلق واسطے
 تر تم کے اسجاع اور توانی میں زیادہ کیا جاتا ہے - مثلاً

راغلی دین - تلی دینہ - سنبلی دین - و تلی دین -

مفعول کے لحاظ سے مخاطب میں نون تر تم آتا ہے - مثلاً

بادلہ اصل شونہی سہری دی - یاد پر پاں دھندستان منبلی دینہ

مجهول کے صیغوں کیلئے۔ مفعول یا صفت اور کلمہ ربط دونوں کے بیچ لفظ تَتَوَّی لگا دیتے ہیں۔ اور تذکرہ اور تانیث اور افراد اور جمع کی حالت میں اور دو جزوں کی طرح اس لفظ کی یہی گردان کیجاتی ہے۔ یعنی تذکرہ میں تو فرد کے۔ تے یا ئے لینے۔ اور جمع کے لئے یا ئے معروف۔ اور مونث کے واسطے مطلقاً یا ئے مجهول بولا جائیگا۔ مثلاً

نذکر سوئٹ

لید تلی شَوَّی دَی۔ لید تلی شَوَّی دَی + لید تلی شَوَّی دَہ۔ لید تلی شَوَّی دَی

ماضی بعید

قاعدہ۔ ماضی مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلفہ میں علامات ذیل لگا دیتے ہیں۔ یہاں بھی مفعول کے صیغے کی حالت افراد اور جمع اور تذکرہ و تانیث میں بعینہ ایسی ہوگی۔ جس طرح کہ ماضی تریب میں تھی۔

علامات

غائب	مخاطب	منتظم
واحد	واحد	جمع
نذکر وَہ	وِی	وِی
واو معروف یا مجهول	واو معروف یا مجهول	واو معروف
مونث وَہ	وِی	وِی
تلی وَہ	تلی وَہ	تلی وَہ
وہ گیا تھا	وہ گئی تھی	وہ گئے تھے
تلی وَہ	تلی وَہ	تلی وَہ
وہ گئی تھی	وہ گئی تھیں	وہ گئے تھے

ماضی احتمالی یا شکبیہ

قاعدہ - لازم میں صفت اور متعدی میں مفعول کے آخر علامات ذیل برہاد پڑھیں۔

غائب	مخاطب	متکلم
واحد جمع	واحد جمع	واحد جمع
بہ وی - بہ وی	بہ بی - بہ بی	بہ یم - بہ یو

گردان ماضی احتمالی یا شکبیہ

راغلی بہ وی - راغلی بہ وی - راغلی بہ بی - راغلی بہ یم - راغلی بہ یو
(ف) مفعول کا صیغہ مذکر میں بحالت افزائی تو بیٹاڑ ملینہ - اور بحالت جمع بیٹاڑ معروف اور مونث کیلئے مطلقاً بیاٹے مچھول ہوگا۔

ماضی تمنا یا شرطیہ

صیغہ مفعول یا صفت کے آخر سب صیغوں کیلئے لفظ وئی بود مفتوح اور یاٹو ملینہ لگا دیتے ہیں۔ طریق امتیاز دونوں یہ ہے کہ اگر حرف شرط یعنی کہ کے ساتھ متعل ہو تو شرطیہ ہوگا۔ اور اگر حرف تمنا یعنی کشکری وغیرہ کے ساتھ بولاجاوی تو تمنا بیہ ہوگا۔

گردان ماضی شرطیہ

واحد	ہغہ - تہ - زہ	راغلی وی
واحد	وہ - تو - میں	راغلی وی
جمع	ہغوی - تاسو - مونہ	راغلی وی
جمع	وے - تم - ہم	آتے

کہ اگر

گردان ماضی تمنا

جمع ۲ ہغوی - تاسو - مونب راعٹی و ی
واحد ۱ ہغہ - تہ - زہ راعٹی و ی

(ف) ماضی شرطیہ کے مقابلے میں جو ماضی ہوگی اس پر لفظ بہ زیادہ کیا جاتا ہے۔
مثلاً گہ واك خماوی نو دا کار بہ ہچری نہ وہ شوئی -

ماضی استمراری یا نامتام

(۱) لازم میں لام مصدر کو حذف کر کے علامات ذیل لگا دیتے ہیں۔ مثلاً راقلل (آنا)

گردان

مخاطب

غائب

شکلم

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
واحد مجہول	لام یا ہغی	یا تہ مجہول	یا تہ ثقلم	میسم قبل میسم	واو معروف
ہغہ راقلو	ہغوی راقلم	تہ راتلی	تاسو راتلی	زہ راتلم	مونب رانلو
وہ آتا تھا -	وہ آتے تھے -	تو آتا تھا -	تم آتے تھے -	میں آتا تھا -	ہم آتے تھے -

(۲) متعدی میں تین طرح بناتے ہیں۔

(۱) خود مصدر پر یہ معنی دیتا ہے۔ مثلاً لنبل (نہانا) کنبل (لکھنا) اس صورت میں سب حالتیں یکساں رہیں گے۔ کسی طرح کا تغیر نہیں ہوگا۔ جیسے

واحد { ہغہ - تا - ما } کنبل یا کنبل
جمع { ہغوی - تاسو - مونب }

(۲) کبھی لام مصدر کی کو بائیں طرف سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً لیدل سے (دیکھنا) لیدہ

واحد { ہغہ - تا - ما } لیدہ
جمع { ہغوی - تاسو - مونب }

(۳) کبھی لام مصدر کی حذف کرنے سے بناتا ہے۔ کبھی اس میں ہی تخفیف ہو جاتی ہے۔ مثلاً

ویل (کہنا) مصدر سے وی یا و بلا تغیر تمام حالتوں میں کہا جائے گا۔

واحد {ھغہ - تا - ما} کو وی یا و
جن {ھغوی - تاسو - مونبر} //

(ف) ہر ایک صوت مذکورۃ الصد میں ماضی استمراری کے تمام صیغوں پر لفظ بہ بھی زیادہ کر دیں۔ مثلاً راتلو بہ یا بہ راتلو۔ لبل بہ یا بہ لبل وغیرہ۔

ماضی توہنجی

یہ وہ ماضی ہے جو ماضی پر حیرت اور نزاعت کے معنی دیتی ہے۔ اور توہنج پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ - (۱) ماضی بعیدیں لفظ بہ زیادہ کرنے سے بنتی ہے۔ مثلاً راتلل مصدر سے سراغلی بہ وہ (چلا آنا) یعنی افسوس کہ وہ نہیں آیا۔ یا یہہ کہیوں نہیں آیا۔ یعنی بہت برا کیا۔ ضرور آنا چاہتے تھا۔ اسکی تمام گردان ماضی بعید کی طرح ہے۔ الالفظ بہ دونوں جڑوں کے پیچیں رکھینگے۔

(۲) ماضی استمراری بھی ایک خاص صورت میں یعنی بحالت تاخیر لفظ بہ ماضی توہنجی کا معنی دیتی ہے۔ اور یہ بات قرینہ پر منحصر ہے۔ مثلاً راتلو بہ یعنی کیوں نہیں آیا استعمال سے یہہ باتیں بخوبی ذہن نشین ہو سکتی ہیں۔

ماضی امکانیہ

وہ ہے جو قدرت اور طاقت کے معنی پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ

مصدر کے آخر تشدید کے بعد یائے لیثہ زیادہ کر کے علامات ذیل آخر میں لگائی جاتی ہیں۔

فائیب		مخاطب		منکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
شَو	شُول	شَوِي	شَوِي	شَوُم	شَوو
بواو مجہول	شوه	بیای مجہول	بیای مشقہ	بواو معروف	

مثلاً تلل، آنا، مصدر سے اسطرح گردان کریں گے۔
 تللی شو۔ تللی شول۔ تللی شوی۔ تللی شوی۔ تللی شوم۔ تللی شوو
 کبھی لام مصدری کو تخفیفاً حذف بھی کر کے راتلی شو الخ کہتے ہیں۔

ماضی مجہول

ہر ایک ماضی میں لفظ شَوِي باسئنائی ماضی استمراری مفعول اور علامت دونوں کے
 بیچ داخل کر کے تینوں جزوئی گردان کرتے ہیں۔ ماضی استمراری میں مفعول کے آخر لفظ
 کید و لگا کر دونوں جزوئی گردان کرتے ہیں۔ مثلاً لید لی کید و بہ۔

ماضی منفی

ہر ایک ماضی میں لفظ نہ زیادہ کرنے سے بنتی ہے جیسے پانہ خید۔ رانہ راغی
 پر یوتی نہ وہ وغیرہ۔

فعل حال

۱) جن مصدروں کے اخیر لفظ یدل ہے انہیں کبھی دل حذف کر کے بعد حال کا
 صیغہ بنجاتا ہے۔ مثلاً آوری دل سے آوری۔ پاخید دل سے پاخی۔
 اوسیدل سے اوسی۔ تہنتیدل سے تہنتی وغیرہ۔

۲) غائبین مطلقاً (ری) معروف۔ اور مخاطب کیلئے واحدیں یا مئے مجہول۔ اور
 جمع میں یا مشقہ۔ اور منکلم واحدیں مبہم۔ اور جمع میں واو معروف اخصی میں

پڑھا جائیگا۔

(۲) کبھی اسکے بعد لفظ بڑی بڑھانے سے بڑھتا ہے۔ مثلاً اُد ریدل سے اُد ریدل سے گریزی وغیرہ۔

(۳) جن مصدر دن کے اخیر لفظ وُل ہے۔ انہیں سے کَلبتہ۔ اور باقی مصادر سے

غالباً باسقاط لام والحاق یا ٹر معروف بنایا جاتا ہے مثلاً آچول سے آچوی۔
آنرول سے آنروی۔ رقل سے رنہی۔ تہل سے تہری۔ وغیرہ۔

گردان فعل حال

غائب	مخاطب	منظم
واحد	واحد	واحد
جمع	جمع	جمع
آڈریدی۔ اُد ریدی	اُد ریدی۔ اُد ریدی	اُد ریدی۔ اُد ریدی
آوری۔ آوری	آوری۔ آوری	آوری۔ آوری

پشتو زبان میں حال کے بہت سے صیغے خلاف القیاس آتے ہیں۔ جنکی صحت محض سماع پر موقوف ہے۔ اسلئے میں اُن سبکو علی الترتیب ذیل میں بیان کرتا ہوں۔

مصادر	معانی	صیغہ ہا حال	مصادر	معانی	صیغہ ہا حال
آبیل	گوندینا	آغیدی	بوٹل	لیجانا	بوزی
آخیستل	لینا	آخلی	بیول	”	بیائی
آغستل		آغندی	پیژندل	پچھانا	پیژنی
آلوتل	اڑنا	آلوزی	پریوتل	گرنا	پریوزی
آوبنتل	متلاہٹا	آوری	پرانیتل	کہلنا	پرانیزی
ایبیل۔ کنودل	رکھنا	بدی	پرلینیل	چھوڑنا	پریریدی
ایستل	رکھنا	اُباسی	پیرودل	خریدنا	پیری
اودل	بنا	اُوی	تلل	جانا	درومی۔ زنی

واستحضار فعل حال کا صیغہ مستعمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً ما ولید چہ سَرِی ناجوہ
 دی۔ بیٹے اُسکو دیکھا کہ وہ بیمار ہے۔ زہ خبر نہ وُم چہ مکر کوئی میں نہیں
 جانتا تھا۔ کہ وہ مکر کرتا ہے۔

(ف) کولی۔ مصدر کے حال کے چند صیغے بھی خلاف القیاس آتے ہیں۔ چنانچہ

غائب	مخاطب	مشکّم
واحد کوی۔ کیری۔ کپی۔ کاند۔ کا۔ ک۔	کوی۔ کپی۔ کی	کوم۔ کرم۔ کم
جمع " " " " " "	کوئی۔ کمری۔ کئی	کوو۔ کوو۔ کو۔

حال مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے صیغوں کے اخیر لفظ کیبری لگا کر دو نوجز دہی گردان کرتے ہیں۔
 گردان

نیوئی کیبری۔ نیوپی کیبری۔ نیوئی کیبری۔ نیوئی کیبری۔ نیوئی کیبری۔ نیوئی کیبری۔

حال امکانی

قاعدہ۔ صیغہ مفعول یا صفت کے اخیر لفظ شی لگاتے ہیں۔ اس میں پہلا جزو بر حال
 رہتا ہے۔ اور دوسرا بدلتا جاتا ہے یعنی غائب میں مطلقاً بیائے معروف اور مخاطب دا
 میں بیائے مجہول اور جمع میں بیائے متقلد۔ مشکّم واحد میں بحد یا زیادت میم اور جمع
 میں بزیادت واو معروف استعمال کیا جائیگا۔ مثلاً کول سے۔

غائب	مخاطب	مشکّم
واحد ہغہ کوئی شی	تہ کوئی شی	زہ کوئی شم
وہ کر سکتا ہے	تو کر سکتا ہے	میں کر سکتا ہوں
جمع ہغوی کوئی شی	تا سو کوئی شی	مونبر کوئی شو
وے کر سکتے ہیں	تم کر سکتے ہو	ہم کر سکتے ہیں

(ف) لام مصدری کو بغرض تخفیف حذف بھی کر دیتے ہیں مثلاً بیوئی شی بیوئی شی وغیرہ

حال مشتم

جب کلمہ لکھا دے۔ صیغہ حال پر زیادہ کر دیتے ہیں تو وہ استمراری بن جاتا ہے۔ اسوقت دو نوخیزوں کے برابر گردان کیجاتی ہے۔ مثلاً زی سے گردان۔

لکھا دے زی۔ لکھا دی زی۔ لکھا ئی زی۔ لکھا ئی زئی۔ لکھا یم زم۔ لکھا یوزو وہ جارہا ہے۔ وہ جارہی ہیں۔ توجارہا ہے۔ تم جارہی ہو۔ میں جارہا ہوں ہم جارہے ہیں

فعل مستقبل

(۱) صیغہ حال کے پہلے یا پچھلے لفظ بہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے راکازی سے راکازی بہ یا راکازی (کنچیکا) پریزدی سے پریزدی بہ۔ یا پری بہ زد دی (چھوڑ دیا) سملی سے سہ بہ ملی یا سملی بہ (سو جائیگا)

(۲) جو حال کے صیغے ترکیبی ہیں انہیں سے علاوہ قاعدہ بالا کے اسطرح بھی مستقبل کا صیغہ بنایا جاتا ہے کہ پری علامت حال کو دور کر کے صفت کے آخر لفظ بہ شی لگا دیتی ہیں اور کبھی لفظ بہ کو مقدم کر لیتے ہیں مثلاً ورکیزی سے۔ ورک بہ شی۔ یا بہ ورک شی (رگم ہو جائیگا) وغیرہ۔

یا درکھو کہ بہ کا زیادہ کرنا عام نہیں۔ کسی جگہ اول اور کسی جگہ پچھلے اور کسی صیغے میں دو نو جگہ صحیح ہوتا ہے۔ اور یہ تمام سماع پر موقوف ہے۔

(۳) بعض صیغوں میں بہ کے ساتھ اول یا پچھلے (و) یعنی واو مضوم الحاقی بھی ضم کیجاتی ہے مثلاً گوری سے وہ گوری۔ رغری سے وہ رغری یا بہ و رغری۔ مگر جس صیغے کے اول الف مدودہ ہو وہاں واو مفتوح ہو جائیگی۔ اور الف مدودہ صرف الف ساکن رہ جائیگا۔ جیسا کہ ماضی مطلق میں بیان ہو چکا۔ مثلاً آخلی سے واہ خلی۔

(۴) کبھی بہ سے پیچھے ضمیر متصل مفعول یا فاعل ہی یعنی ٹی وغیرہ زیادہ کیجاتی ہے جیسے

ضیع کی ہیت میں کس قدر فرق ہو جاتا ہے۔ مثلاً کیننوی سے کینی بہ ٹی نوی (اُسے بھلائیگا) پر یوزی سے پری بہ ووزی۔ (رگر جائیگا) وغیرہ۔
 (۵) مستقبل کے بعض ضیع حالات القیاس بھی آتے ہیں۔ جیسے ذی سے لا بہ شی۔
 (چلا جائیگا) رازی سے را بہ شی۔ کیزی سے وہ شی (ہو جائیگا)۔ اسوقت گردان میں لفظ ثنی میں تغیر ہوتا جائیگا۔

گردان

واحد غائب - جمع غائب	واحد مخاطب - جمع مخاطب	واحد متکلم - جمع متکلم
وہ بہ شی - وہ شی	وہ بہ شی - وہ شی	وہ بہ شی - وہ شی
وہ ہو جائیگا - وہ ہو جائیگا	وہ ہو جائیگا - وہ ہو جائیگا	وہ ہو جائیگا - وہ ہو جائیگا

مستقبل مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے پہلے لفظ بہ علامت استقبال اور اُسکے آخر کلمہ شی علامت مجہولیت لگا کر دو نوجز دکنی گردان کرتے ہیں۔ یہاں بھی واو الحاقی بشرط و طہا کلمہ بہ کے پہلے یا پیچھے بڑھائی جاتی ہیں۔ مثلاً نیول سے وہ نیولی شی (پکڑا جائیگا) یا بہ و نیولی شی کینگے۔

گردان مستقبل مجہول

غائب	مخاطب	متکلم
واحد ہنغہ بہ و نیولی شی	تہ بہ و نیولی شی	زہ بہ و نیولی شم
وہ پکڑا جائے گا	تو پکڑا جائے گا	میں پکڑا جاؤں گا
جمع ہنغوی بہ و نیولی شی	تاسو بہ و نیولی شی	مونو بہ و نیولی شو
وے پکڑے جائینگے	تم پکڑے جاؤ گے	ہم پکڑے جائینگے

کلمہ شی غائب میں مطلقاً بیاہر معروف۔ اور مخاطب واحد میں بیاہر مجہول اور جمع

میں بیاہر متقلہ اور تکلم واحد میں بحدیت یا و زیادت میم اور جمع میں بزیادت واو معروف ہوگا اور مفعول کی (ی) وحدت میں لینہ اور جمع کی حالت میں بیانے معروف پڑھی جائیگی۔

مستقبل مکانی

قاعدہ۔ صفت یا مفعول کے آخر کلمات امکانیہ جو ذیل میں ہیں لگا کر لفظ بہ جو علامت استقبال ہے زیادہ کر دیتے ہیں اس میں مفعول یا صفت کا صیغہ تغیر نہیں پائے گا۔

علامات امکان

واحد غائب جمع غائب واحد مخاطب جمع مخاطب واحد متکلم جمع متکلم
 شئی - شئی - شئی - شئی - شئ - شم - شو
 مثلاً وتلی مصدر سے (نکلتا) وتلی بہ شئی یا بہ وتلی شی دو طرح کہینگے۔
 گردان مستقبل مکانی

غائب	مخاطب	متکلم
واحد ہو غائبہ وتلی شی وہ نکل سکیگا	تہ بہ وتلی شی تو نکل سکیگا	زہ بہ وتلی شم میں نکل سکونگا
جمع ہو غائبہ وتلی شی وہ نکل سکیں گے	تاسو بہ وتلی شی تم نکل سکو گے	مونز بہ وتلی شو ہم نکل سکیں گے

فعل نفی

قاعدہ۔ مستقبل کے صیغوں پر مطلقاً امکانی ہوں یا غیر امکانی لفظ نہ علامت نفی پڑا دیتا ہے مثلاً را بہ شئی سے را بہ نہ شئی یا بہ را نہ شئی اور د ر بشی سے د رہ نہ شئی یا بہ د ر نہ شئی دو طرح سے کہینگے۔ اس کی گردان بعینہ مستقبل کی طرح ہے۔

مضارع

استقبال کی علامت یعنی بہ دور کرنے کے بعد مضارع کا صیغہ رہ جاتا ہے (و) مضموم جس میں صورت پر مستقبل پڑتی ہے۔ مضارع میں بجائے ہنگی مثلاً مرا علم چہ و کورم۔

لازم شہ کورم چہ جنگ کیری - وغیرہ -

امرحاضر

(۱) مصادیر وضعیہ میں سے توصیفہ حال کے اخیر کی ری (حذف کر کے واحد کیلئے ہائے تختی اور جمع کے واسطے یا ہر شغلہ آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں مثلاً آنرُول (چینا) سے آنر وہ - آنر وئی اور آچول سے (ڈالنا) آچوہ - آچوئی وغیرہ -

(۲) امر کے بھی اکثر صیغوں پر دوا الحاقی بشرط ہائے جاتی ہے - مثلاً گورہ - اور وگورہ - مدیکم - لیبرہ - ولیرہ (رہیج) وغیرہ -

(ف) جس صورت میں دوا الحاقی بڑھائی جاتی ہے امر مجرب ہو جاتا ہے - اور بدون اسکے امر استمراری رہتا ہے - لیکن اس دوا کی زیادت یہاں بھی قیاسی نہیں - صرف سماع پر موقوف ہے -

گردان امر مجرب		گردان امر استمراری	
واحد	جمع	واحد	جمع
تہ ونیسہ - تاسو ونیسٹی	تو پکڑ - تم پکڑو	تہ نیسہ - تاسو نیسٹی	تو پکڑتارہ - تم پکڑتے رہو

(۳) امر کے صیغوں میں کبھی مفعول کی ضمیر آجاتی ہے مثلاً گنیبہ اسہ (پہنا) سے گنیبی نی باسہ - نڈہ باسہ سے نڈہ نی باسہ -

(۴) امر مجرب کے چند صیغے خلاف قیاس ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں - مبتدی کو غور سے دیکھنا چاہئے تاکہ اسکو تبصرہ حاصل ہو -

امرحاضر قیاسی		امر مجرب خلاف قیاس	
بیایہ (بیجا تارہ)	بیائی	بوزہ (بیجا دی روح کو)	بوزی
سملہ (سوتا رہ)	سملی	سملہ (سو جا)	سملی
بیدہ (رکھتا رہ)	بیدی	کپدہ (روکھ)	کپیدی

کیرہ (ہوتا رہے)	کیرئی	شہ (ہو جا)	شئی
زہ (جاتا رہے)	زئی	لاشہ (جا)	لاشئی
راہ (آتا رہے)	رازی	راشہ (آجا)	راشئی
وہہ (لیجاتا رہے)	وہئی	یوسہ (لیجا چیز)	یوسی

اگرچہ پسپیل تبادل امر استمراری اور مجرد کے سبب صیغہ ایکدوسری جگہ استعمال ہوتے ہیں لیکن جہاں استمرار مطلوب ہوگا وہاں اُس معنی کے لئے مجرد کے صیغوں کا استعمال لایعنی ہوگا (۵) مصادر ترکیبہ یا غیر وضعیہ میں سے امر مجرد کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ صفت نامہ اور پوری اسم کے اخیر لازم میں تو واحد کیلئے شہ اور جمع کیواسطہ شئی بیاضی مشغلہ۔ اور متعدی میں واحد کیلئے لفظ کرہ یا اُس کے مترادف یعنی کا۔ کہ۔ ک۔ اور جمع کے لئے کرئی یا کئی ہر دو بیاضی مشغلہ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً خودیدل (زخمی ہونا سے گردان

متعدی		لازم	
خود شئی		خود کرہ	
مصادر ترکیبہ سے امر استمراری کے بنانے کا قاعدہ بغیر ویسا ہی جیسا مصدر وضعیہ سے تھا۔ مثلاً			
متعدی		لازم	
واحد	جمع	واحد	جمع
خویدیدہ	خویدیدی	خویدیدہ	خویدیدی
تو میٹھا ہوتا رہے	تم میٹھے ہوتے رہو	تو میٹھا کرتا رہے	تم میٹھے کرتے رہو
مریدہ	مریدی	مریدہ	مریدی
تو رجتا رہے	تم رجتے رہو	تو رجتا رہے	تم رجتے رہو
امر مجہول			
یہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ مجرد اور استمراری۔ اور دونوں کے بنانے کا قاعدہ علیحدہ علیحدہ ہے			

(۱) امر مجہول مجرد کا یہ قاعدہ ہے کہ اسی مصدر کے مفعول کے آخر لفظ شہ واحد کے لئے اور شئی صیغہ جمع کی واسطے لگا دیتی ہیں۔ اس وقت واد آجاتی ہے اکثر داخل ہوتی ہے۔
 (۲) اور استمراری کی واسطے بجاؤ لفظ شہ لفظ کبیرہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً
 لیدل مصدر سے (دیکھنا)

گردان

امر مجہول	امر استمراری مجہول
واحد جمع	واحد جمع
وُلیدَی شہ۔ وُلیدَی شئی	لیدَی کبیرہ۔ لیدَی کبیرِی
تو دکھا یا جا	تو دکھلا یا جایا کر
تم دکھائے جاؤ	تم دکھلاؤ جاتے رہو

امراستقبالی

پشتو زبان میں بلحاظ وقوع و طرح کا امر متواتر ہے ایک امر حالی جس کا تعلق زمانہ حال سے ہوتا ہے اور جو متعارف ہے اور سب زبانوں میں آتا ہے۔ دوسرا امر استقبالی جس کا اثر زمانہ آئندہ میں ظاہر ہوگا۔ فارسی اور اور زبانوں میں اگرچہ اسکے صیغے موجود ہیں جن کا معنی اور مذاق اہل زبان سمجھتے ہیں لیکن اگر میں اس کا علیحدہ نام کسی نے نہیں رکھا اور نہ غور سے دیکھا ہے۔ بلکہ اور صیغوں کے ذیل میں داخل کر دیا ہے مثلاً لفظ بگنی ٹھیک امر استقبالی کا صیغہ ہے جسکو مضارع میں ملا دیا ہے کیونکہ بکن کا یہ معنی ہے کہ ابھی یہ کام کر۔ اور جب آئندہ زمانی میں کسی کام کے کر نیکے لئے حکم دینگے تو وہاں ضرور بگنی ہی کہینگے۔ چنانچہ فردا بگنی یا حالاً بکن۔ امر حالی تو بیان ہو چکا امر استقبالی کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔

قاعدہ۔ امر حالی کے اخیر کی (اکو ری) یا ٹے مجہول سے بدل دیتی ہیں۔ لیکن امر استقبالی کا صیغہ استخلاً صرف واحد حاضر میں منحصر ہے۔ مثلاً نن لادشہ سے صبالا د شئی۔
 اوس و خودہ سے بیا و خوری (پہر کہا لینا) کنبینہ اب بیٹھ کنبیندی پہرین

امرغائب

قاعدہ - صیغہ امر حاضر کے ساتھ (د) دال کسور لگاتے ہیں اور یہ علامت کبھی پہلے کبھی آخر کبھی چھین آتی ہے مثلاً وِ کوری یا هغه وِ کوری یا وِ کوری یعنی وہ دیکھو یا اسکو دیکھنا چاہئے۔

امر منکلم

وہ جس میں شکم کسی کام کے کنیکی اجازت حاصل کر لینی استدعا اور خواہش ظاہر کرتا ہے۔ یعنی میری نسبت کیا حکم صادر فرماتے ہیں اس میں ایک طرح کا استفہام ہی ہوتا ہے۔ عربی اور فارسی اور ازربانوں میں اسکو تغلیباً امرغائب کے ذیل میں داخل کر دیا ہے۔

قاعدہ مرکبات میں سے توصفت کے آخر لفظ شتم واحد اور شئو جمع کے واسطے زیادہ کرتے سے بنتا ہے۔ جیسے کوز شتم - کوز شئو - اور باقی مادوں میں امر حاضر کے آخر بعد حذف (ہ) بیتم اور واو معروف زیادہ کرتے سے۔

نہی

قاعدہ - صیغہ امر عام قیاسی پر لفظ مہ زیادہ کر شے نہی کا صیغہ بنجاتا ہے۔ جیسے ذلہ سے مہ ذلہ - خودہ سے مہ خودہ - وغیرہ۔

اس صورت میں واو تجرید یعنی واو الحاقی ہرگز زیادہ نہیں کیجاتی۔ اور نہ امر کے خلاف لقیاس صیغہ استعمال میں آتے ہیں۔ مثلاً بوزہ سے مہ بوزہ نہیں کہہ سکتے۔

مرکبات میں صفت کے بعد نہی کی علامت لگاتے ہیں۔ جیسے مہ خوبیرہ سے خوب مہ شاہ - نہی کی علامت موخر ہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً کورہ مہ۔

یہ نہی دو طرح ہوتا ہے۔ استمراری اور مجزؤ۔ جسوقت واو تجرید اپنی زیادہ کیجاتی ہے امرغائب مجزؤ ہوتا ہے اور بدل اسکے امرغائب استمراری ہوتا ہے مثلاً وِ کوری وہ دیکھتا رہی۔

امرو نہی دُعائی

امرو نہی کے صیغہ کبھی دُعائے عمل میں متعل ہوتے ہیں اسوقت اُنکی بہت میں کچھ فرق آجاتا ہے۔ نہی تو اصلی حالت پر رہتی ہے اور امر کیلئے صفت یا اسم کے اخیر لفظ شی اور او سکے مختلف صیغے بڑھا دیتی ہیں۔ الا مخاطب اور غائب میں دے لینے ایک ال کسور نیز زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً گردان

لوئی دشی۔ لوی دشی۔ لوی شی۔ لوی ششی۔ لوی دشم۔ لوی دشو۔
آہی وہ بڑا ہو جا۔ آہی بڑی ہو جا۔ تو بڑا ہو جا۔ تم بڑی ہو جا۔ میں بڑا ہو جاؤں۔ ہم بڑی ہو جاؤں

نہی دُعائی

صفت یا اسم کے اخیر واحد میں مہ شی بیائی مچھول اور جمع میں بیائی شتقلہ زیادہ کر دیتی ہیں مثلاً ستہری مہ شی۔ ستہری مہ ششی (آہی ماندہ نہ ہو جیو)

خواص فعل متعدی

۱) فعل متعدی ماضی میں فعل کی تذکیر اور تانیث اور افراد و جمعیت بلحاظ مفعول کے بدلتی ہیں۔ مثلاً لیدل مصدر سے

مؤنث	مذکر
ماھغہ بنخہ ولیدہ	ھغی بنخی داسہری ولید
مؤنث ھغہ بنخی ولیدی۔	ھغو بنخودا سہری ولیدل

(۲) جگہ حالت افراد میں فعل متعدی کا جمع مذکور ہونا

۱) فعل متعدی کا مفعول جب ایک عام چیز ہو اور اسکا ذکر نہ کیا جاوے تو اسوقت فعل بصیغہ جمع آئیگا مثلاً ماوزید تی دی (بیسے سنا ہے) مالیدی دی (بیسے دیکھا ہے) چاوپلی دی (کسے کہا ہے)

(۲) جب مصدر مفعول واقع ہو تو یہی فعل جمع مذکر ہوگا مثلاً ھغہ کھنل کری دی

رُسو دشنام دہی کی ہے) تالنبلی دی (تو نے غسل کیا ہے) اَدَہ کنبل زدہ دی (یہ لکنا جانتا ہے) ستا تلل مالید لی دی (تیرا جانا سنے دیکھا ہے)۔

(۳) خو۔ خہ۔ ہیخ۔ لہ۔ بنہ۔ بد۔ اور اور جسے کلمات عامہ مفعول واقع ہوں تو یہی فعل جمع مذکر ہوگا۔ مثلاً خو د آخستی دی (تو نے کتنا لیا ہے) خہ ی لی دی (اُس نے کیا دیکھا ہے) ہیخ نہ دی۔ (کچھ نہیں) ہخہ بنہ کپی دی (اُس نے اچھا کیا ہے) تاب دی لی دی۔ (تو نے بُرا کیا ہے)۔

(۳) فعل متعدی ماضی فاعل ہمیشہ ضمائیں بجائے رہ۔ تہ۔ ہخہ (بہائے خفی) کی ما۔ تا۔ ہخہ بہائے خفی ہوگا۔ اور اسمائے استفہام سے بجائے خو ک کے چا۔ اور اسمائے اشارات سے بجائے د کی مذکر کے لئے دہ بہائے خفی۔ اور مونث کے لئے دی بیائی مچول آئیگا۔ اور مفعول کی علامتیں ہی انہی اسمائے مخصوصہ مذکورۃ الصدر پر آئیں گے۔ مثلاً

ما۔ تا۔ ہخہ { ولید۔ لید لی دی۔ وہ۔ بہ وی۔ کہ وی۔ چا۔ دہ۔ دی

ماتہ مجرت ماتہ تجہر ہخہ تہ اُسے چاتہ کسی دہ تہ۔ اسے دی تہ۔ اس عورت کو رہ جب فعل کے دو مفعول ہوں تو فعل کی تذکر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت بہ لحاظ دوسرے مفعول کے ہوگی۔ مثلاً

واحد	جمع
مذکر ہخہ یونختی تہ کنڈ ول ور کر۔ اس شخص نے ایک عورت کو ایک پیالہ دیا۔	ہخہ دری بنخولہ دری کالی ور کر۔ اس شخص نے تین عورتوں کو تین زیور دیئے۔
مونث ہخہ دری سہ وتہ یوہ و وچی ور کر۔ اس شخص نے تین آدمیوں کو ایک روٹی دی۔	ہخہ دری سہ وتہ خلور و وچی ور کر۔ اس شخص نے تین آدمیوں کو چار روٹیاں دیں۔
(۵) جب فعل متعدی کے دو مفعول یا زیادہ بسیل عطف ہوں تو فعل کی تذکر اور تانیث	

اور وحدت و جمعیت بہ لحاظ اُس مفعول کے ہوگی جو فعل کے قریب ہے۔

(۶) فعل متعدی ماضی کا فاعل جب ایسا اسم مفرد ہو جسکے مذکر کا صیغہ بیائے لیکنہ اور مونث کا بہائے
مختفی ہو تو حالت وحدت میں بھی جمع کا صیغہ مستعمل کیا جائیگا۔ یعنی مونث کی ۵ یا ۶ مجهول سر اور مذکر
کی ۱ یا ۲ لیکنہ یا ۳ معروف سے تبدیل ہو جائیگی اور جمع کی حالت میں دونو یائیں (و) واحد مجهول سر بدلیں گے
جیسا کہ حروف غیرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور ان اسماء کا بوقت لحوق علامت مفعولیت کے بھی یہی حال ہوگا مثلاً

واحد جمع

مَنْ هُنِي بَنِي - هُنُو بَنُو
مَنْ هُنِي سِرِّي - هُنُو سِرُو
هِنِي بَنِي تَه - هُنُو بَنُو تَه
هِنِي سِرِّي تَه - هُنُو سِرُو تَه

وگورہ

(۷) فعل متعدی بہ لحاظ فاعل کے سب حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔ اسکی تصریف
نہیں ہوتی۔

واحد	-	جمع
هِنِي	-	هِنُو
هِنِي	-	//
تَا	-	تَا سُو
مَا	-	مُونِي

بحث حروف

حروف جارہ

(۱) کنش - پہ کنش - (بمعنی پہنچ) ظرفیت کا معنی دیتے ہیں کنش مجرور سے سوختا ہے۔

لیکن پہ کنش - بصورت ترکیبی خاص بحالت مجزئیت مجرور مستعمل ہوتا ہے۔ جیسا پہ
کنش کنشینہ یعنی اُسیں بیٹھ - اور بصورت تعلیلی جارہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں

لو یا حن (پہ) ظرفیت کا فائدہ دیتا ہے۔ اور لفظ (کنس) اسکے بعد بطور مفسر ذکر کیا جاتا ہے جیسے پہ کو رکنس ناست دی۔ گھر میں بیٹھا ہے۔ ایسے محل پر کنس حذف بھی ہوتا ہے۔ (۲) پہ۔ باند۔ باندی بمعنی (اوپر) اشتعال کھیلنے آتے ہیں۔ لیکن پہلا پہل۔ اور دوسرا پیچھے آیا کرتا ہے جیسے پہ سر۔ سر باند (سر پر) کبھی باند۔ پہ کا مفسر ہوتا ہے۔ جیسے پہ لاس باند۔ پہ۔ اکیلا ظرفیت کا معنی بھی دیتا ہے جیسے۔ پہ غار نثوت۔ سورخ میں گھس گیا۔

(۳) پیر۔ پی۔ پہ۔ (معنی اسپر) یہ بھی اشتعال کا فائدہ دیتے ہیں۔ لیکن خاص محل پر متعل ہوتے ہیں۔ جہاں مجرور حذف ہو۔ جیسے پر کیوردہ۔ یعنی اسپر رکھ دی۔ کبھی لفظ د پاس۔ باند۔ انکے بعد بطور مفسر آتا ہے۔

(۴) لہ۔ نہ۔ بمعنی (سی) تجارز اور ابتدا کے معنوں میں متعل ہوتے ہیں۔ لیکن پہلا مجرور سے پہلے اور دوسرا اُسکے پیچھے آتا ہے۔ اور لہ کی مجرور مفرد ذکر کے اخیر زبر پڑھی جاتی ہے مثلاً لہ کو زبھر ووت رگبر سے باہر نکل گیا، کبھی نہ اسکی توضیح کرتا ہے۔ اسوقت لہ کی مجرور پر زبر نہیں پڑھی جاتی جیسے لہ کو زبھر ووت۔ (د) بھی شکو کی زبان میں لہ کا معنی دیتا ہے جیسے د غر را کو زبھر۔ پہاڑ پر سے اُترا۔

(۵) تر۔ تی۔ تہ۔ تہہ بمعنی اُس سے یہ بھی پہ کنس۔ اور پر کی طبع جار و مجرور دونوں کی جگہ اکیلی اشتعال ہوتے ہیں۔ اور یہی تینوں لفظ خاص طرح کے ہیں۔ جنکی نظیر بغیر پشتو کے اور زبانوں میں نہیں پائی جاتی جیسے قلم تر واخلہ۔ (تلم اُس سے لے لہ)۔ تہہ پنبتنہ وکرہ۔ اُس سے پوچھو ٹھوکنی زبان میں لفظ خینی۔ تر کا مترادف ہے۔ (۶) سرہ۔ (ساتھ) معیت کا فائدہ دیتا ہے جیسا ہفہ سرہ (اسکے ساتھ) کبھی اسکے پہلے وُر۔ دُر۔ را۔ جو ایک طرح کی ضمیر ہیں بلکہ وُر سرہ (اسکے ساتھ) دُر سرہ (نیرے ساتھ) مرا سرہ (میرے ساتھ) پڑھا جاتا ہے۔

(۷) لرہ۔ لہ۔ د پارہ۔ (د واسطے) براہیت کا معنی دیتے ہیں۔

مجروح کے اخیر آیا کرتی ہیں۔ جیسے ہنہ لہ۔ مالرہ۔ تاد پارہ۔

(ف) لہ کے پہلے ضایہ ثلثہ مخففہ کے لئے سے وَلہ (اُسی) دَلہ (تجے) رالہ (مجھے) بجاتا ہے۔ اصل میں یہ لہ۔ لہ کا مخفف ہے۔

(ہ) تَر۔ پوری۔ (تک) اتہا کیلئے آتے ہیں۔ استعمال میں (تَر) مجروح سے پہلے اور

(پوری) پیچھے آتا ہے۔ اور دونوں کے مجروح پر زبر پڑی جاتی ہے۔ مثلاً تَر کور۔ کور

پوری (لہ تک) کبھی پوری۔ تَر کا مُفسر ہوا کرتا ہے جیسے تَر بنار پوری (شہر تک)

(۹) لا۔ خاص موقع پر اتہا کے معنی میں متعل ہوتا ہے۔ اصلیں یہ حرف تَر اُوس کے

معنی دیتا ہے جیسے لَانہ دَی راغلی (ابھی نہیں آیا) اسی واسطے اُس کا مُفسر تَر اُوس

آیا کرتا ہے مثلاً لَانراوس ناست دی۔ اتہا کیٹھا ہوا ہے۔ کبھی مزید توضیح کی واسطے لفظ

(پوری) بھی اُنکے اخیر پڑا دیتے ہیں۔ کبھی۔ لا کے معنی (باوجود اسکے) (معجزہ) کے

ہوتے ہیں مثلاً لا خوشحال نہ دی۔ یعنی باوجود اسکے کچھ بھی وہ خوش نہیں۔ فی الواقع

یہ بھی جائز مجروح دونوں کی جگہ اکیلا کام دیتا ہے۔ اور یہہ چوتھا حرف ہے۔

(۱۰) راسی۔ ابتدائی زمانے کیلئے آتا ہے۔ اسکا مجروح ہمیشہ مقدم ہوتا ہے اور اُسکے آخر زبر پڑی

جاتی ہے جیسے پرون راسی نہ م دی لیدی (یعنی کل سے اُسکو نہیں دیکھا ہے) عربی

زبان میں اس لفظ کی نظیر مُنڈ اور مُنڈ ہر مثلاً مار ایتہ مذ یومین (میں اُسکو دو دن سے

نہیں دیکھا ہے) لسانی فارسی میں بھی اسکے لئے ایک خاص لفظ یعنی رُفطرہ ہے۔ مثلاً کہتے ہیں

(کہ بروز فطرہ اور اندیدہ ام) یعنی کل سے میں اُسے نہیں دیکھا۔

(ف) جن اسماء پر زبر پڑی جاتی ہے کبھی اُنکے اخیر بائے مخفی بغرض اظہار حرکت لکھ دیتے

ہیں۔ جیسے پرونہ راسی وغیرہ۔

کلمات تالکیر ومبالغہ

(۱) تول۔ وڑہ۔ لہ خیلی۔ لہ وارہ۔ پہ کپہ (سب کے سب) استخراق ۱۱۔

تعییم کا فائدہ دیتی ہیں۔ اُنکے مقابلے میں ثینی ثینی۔ اور ٹوک ٹوک۔ خال خال

یعنی کوئی کوئی، چرتہ چرتہ (اے اے) کلاہ کلاہ (کبھی کبھی) یونیم ایک آدھ (کوئی نہ کوئی) بولے جاتے ہیں۔

(۷) خَو۔ پَنچیلہ۔ یہ خان (زبانہ - خاص وہ) جیسے دھغہ خونہ دی راغلی دھغہ شوئی راغلی دی۔ یہاں خَو۔ لفظ خود کا مخفف ہے۔

(۸) تَنک۔ حرکت بین بین خاص رنگوئی تاکید کرتا ہے۔ مثلاً تَنک تَوَر (بالکل کالا) تَنک سپین (نہایت ہی سفید) تَنک شین (بالکل ہرا) تَنک زیر (بالکل زرد) تَنک سور (بالکل لال) یہ لفظ ان ہی رنگوں میں منحصر ہے۔

(۹) عُت۔ عُتہ۔ صرف لفظ نیم۔ نیمہ۔ سر۔ خب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے مثلاً عُت نیم (بالکل آدھا) عُتہ۔ نیمہ۔ شپہ (ٹھیک آدھی رات) عُت سری تیر (پیر پیر) بالکل اُسکا سر کاٹ دیا، یعنی کچھ بھی نہ چھوڑا۔

(۱۰) جُک۔ حرکت بین بین صرف لفظ جوہ کی تاکید کرتا ہے۔ مثلاً جُک جُوہ دی۔ (بالکل تندرست ہے)۔

(۱۱) تَنکَنرہ۔ تَنکَنرہ۔ صرف لفظ غارمہ کے ساتھ آتے ہیں مثلاً تَنکَنرہ غارمہ (ٹھیک دوپہر) جسوقت آفتاب سمت الراس پر ہو جبکو عربی میں قائم الظہیر کہتے ہیں۔

(۱۲) قَلارہ۔ صرف لفظ شومہ کی تاکید کرتا ہے مثلاً شومہ قَلارہ راغی (یعنی رات کے ایسے وقت آبا کہ سب لوگ دھم ہو گئے تھے) اصلیں یہ دونو لفظ شام۔ اور قرار کے بڑے

ہوئے ہیں۔ (۱۳) بُرق۔ پہلے پہلے صرف لفظ سپین کی تاکید کرتا ہے جیسے سپین برق دی (یعنی اسقدر سفید ہے جسکی طرف دیکھ نہیں سکتے) اس لفظ کا اصل بُرق ہے۔

(۱۴) تَم۔ صرف لفظ تَوَر کی تاکید کرتا ہے جیسے تَوَر تَم دی (یعنی اس قدر تار یک ہے جس میں کچھ نظر نہیں آتا)۔

(۱۵) تَپ۔ صرف لفظ گوٹہ (بہار) رُونڈ (اندھا) کے ساتھ۔ لیکن مقدم آتا ہے جیسے تَپ رُونڈ دی (بالکل اندھا ہے جبکو کچھ نظر نہیں آتا) اور تَپ کونڈ دی

دوپر بہر ای جسکو کچھ سنا می نہیں دیتا)

(۱۱) پَہِر۔ کمر شپ۔ یہہ وولو لفظ صرف لفظ زوہ۔ بوٹا کی تاکید کرتے ہیں جیسے زوہ پَہِر

بہت بوٹا۔ پیر فرتوت۔ زوہ کمر شپ۔ ایسا بوٹا جسکے مونہ میں ایک دانت بھی نہ ہو۔

(۱۲) دَکُو کو۔ بواو اول معروف و ثانی مجهول صرف لفظ کَیوئی (دیوانہ) کی تاکید کرتا ہے

مثلاً دَکُو کو کَیوئی۔ یعنی سخت دیوانہ جسکا جنون مطبق ہو۔

(۱۳) دَکَ کو۔ صرف لفظ کوئی۔ کی تاکید کرتا ہے جیسا دَکَ کو کوئی یعنی مفعول مطلق

غیر مختص بواحد۔ یہہ پتہ دونوں کی ایک مشہور گالی ہے۔

(۱۴) سَمَح۔ صرف لفظ سوہ۔ ٹہنڈا کی تاکید کرتا ہے جیسے سوہ سَمَح یعنی بالکل

ٹہنڈا جس میں ذرا سی گرمی بھی نہ ہو۔

(۱۵) کَسکر۔ لفظ اُج (خشک) کے ساتھ مختص جیسے اُج کَسکر یعنی تپا سوکھا جو بالکل سیدھا ہو

(۱۶) زَہر۔ صرف لفظ تریس (کڑوا) کے ساتھ آتا جیسے تریس زَہر۔ یعنی ایسا تلخ جسکو کھانا نہ کیں۔

(۱۷) قُرُوت۔ صرف لفظ تریو (کھٹا) کے ساتھ مخصوص جیسے تریو قُرُوت۔ کھٹا چور۔ بہت ہی تر

(۱۸) ہَہْ و خردی۔ یعنی خالص گدہا ہے۔ نرا آلو ہے۔

(۱۹) تَور۔ فقط لفظ تش (خالی) کی تاکید کرتا ہے جیسے تش تَور یعنی بالکل خالی جس میں

کچھ بھی نہ ہو۔

(۲۰) لَغَر۔ صرف لفظ بَر بند کی تاکید کرتا ہے جیسا بَر بند لَغَر یعنی بالکل بَر بند۔ ننگا

بہوت لسان حال فارسی اس موقع پر (رُچے و لُق) بولتے ہیں۔

(۲۱) دَریان۔ صرف لفظ حیران کی تاکید کرتا ہے جیسے حیران دَریان و دَریا

یعنی شش در کھڑا ہو گیا۔ اسکی جگہ ہَلک بک بھی آتا ہے۔

(۲۲) سُوٹ۔ لفظ بُوٹ (بچنے تریس پیشانی) کی تاکید کرتا ہے جیسا سُوٹ بُوٹ و لاہ

دی یعنی سخت روٹھا ہوا کھڑا ہے۔ یہہ لفظ ایک اور محل پر استعمال ہوتا ہے جیسے سُوٹ بُوٹ

ی وثرہ۔ یعنی خوب کسرا سے باندھا۔

(۲۳) گنگل۔ صرف لفظ ریخ کی تاکید کرتا ہے جیسی بچ کنکل دی یعنی نہایت ٹہنڈا ہی جسکو استعمال نہیں کر سکتے۔

(۲۴) خُونْت۔ صرف لفظ لوند (یعنے گیل) کی تاکید کرتا ہے چنانچہ لوند خُونْت یعنی ایسا گیل کہ گویا اس پانی ٹپکتا ہے۔

(۲۵) پیر۔ صرف لفظ غور کے ساتھ آتا ہے جیسے غور پیر۔ یعنی ایسا چرب جس چکناٹی ہو جیتی ہے۔

حروف تکیہ کلامی

(۱) کَنہ۔ اکثر اخیر میں آتا ہے مینا کنبینہ کَنہ (یٹھ جا) اصل میں حرف تردید اور صرف نفی سے مرکب ہے۔

(۲) خُوچہ۔ یہ کلمہ کبھی پہلے آتا ہے کبھی اخیر میں جیسے کنبینہ خُوچہ (یعنے یٹھ تو سہی)۔ یعنی مقامات میں حقارت کا نایدہ بھی دیتا ہے اس وقت اکثر تہم ہوا کرتا ہے مثلاً خُوچہ د اختر وائی یعنی واہیات بکتا ہے۔

(۳) خُو۔ اکثر کلمہ کے پچھیں چال ہو جاتا ہے مثلاً تہ راخوشہ (اٹو سہی) نہ نَنہ خُو ووزہ۔ (نوں گہس تو سہی)

(۴) باری۔ بیا جھول۔ مثلاً خہ باری (چلا جا) باری راشہ (چلا آ) باری ورشہ (اسکو باٹل چلا جا)

(۵) جُو۔ مثلاً جُو کنبینا ست (یٹھ ہی گیا)

(۶) فو۔ جیسی وود رید نو لکڑا ہو گیا) نہ زری نو جاتا ہی نہیں۔

(۷) یَرہ۔ مثلاً یَرہ چیروران سہی دی۔ (بہت ہی خراب آدمی ہے)

کلمات تنبیہ و توجیح

بس کہ۔ ہان۔ بیرتہ۔ چم کہ۔ بیدار شہ۔ ہلہ۔ پوہ شہ۔ مہ۔ یہ۔ ہئی۔ ہنہ۔

حروف تمنا

کَشکری کہ۔ کَشکہ۔

کلمات شک و اقراض

(۱) جُور۔ مثلاً جُور فلا نکی دی (شاید فلا ہے)۔ (۲) بہ وی۔ مثلاً ھہہ بہ وی (شاید وہ ہوگا)۔ (۳) بُویہ۔ مثلاً بُویہ چہ راشی رینے خدا جا نے کب آئیگا۔ (۴) بنائی۔ مثلاً بنائی چہ واخلی۔ ممکن کہ لے لے (۵) خدائی خبر (کیا معلوم) (۶) خدائی زده۔ کیا کہیں۔ (۷) کوند۔ مثلاً کوند را غلی وی (شاید آیا ہو) (۸) کثرہ۔ مثلاً کثرہ واد نہ خلی۔ فرض کر کہ وہ نہ لے۔ (۹) ھد و مثلاً ھد واد نہ شی۔ فرض کر کہ وہ نہ آوی۔ تو پھر کیا ہوگا۔

کلمات یقین

(۱) او (۲) بی شک (۳) رینیتیا (۴) خدائی بدو۔ مثلاً اوتہ دروغ وائی۔ بے شک تو جھوٹ کہتا ہے۔ وغیرہ۔

کلمات تخضیف

جو کسی کام پر سرگرمی دلانے کے محل پر استعمال کی جاتی ہیں۔

(۱) ھلا۔ مثلاً ھلا ریل رو ایندی (جلدی کر ریل جاتی ہے) (۲) الا الا۔ پشتون لوگ اکثر دھاوی اور انبوه عظیم اور خشر اور سخت کاموں میں اس کلمہ کو استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں لفظ عربی الاصل ہیں۔

کلمات تحسین

مثلاً۔ آپرین۔ اصلیں دو لو شا باش اور آفرین کے بگڑے ہوئے ہیں۔

کلمات نفرت

یعنی جو طعن لعن اور پھٹکار کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ (۱) آخ۔ آخنس۔ پتی موشہ۔ لری۔ چچی۔ میرات شہ۔ وجاہ شہ۔ اکثر یہ کلمات عورتوں کے استعمال میں آتے ہیں۔ مردوں کی بول چال میں کم پائے جاتے ہیں۔

کلمات تحذیر

جو کسی امر مخوف سے بچانے اور کسی موزی چیز سے پرہیز کر دینے کے موقع پر استعمال کی جاتی ہیں۔

وہ کلمہ جس جو کشتی پر افسوس کرنیکے وقت بولے جاتے ہیں۔

وَحْ - وِش - وِئ - اِرمان - توبه - پُوف - اُف - اللہ - ہر کورہ
مثلاً ہر کورہ چہ لاس م نہ ریسی - افسوس کہ میرا تہ نہیں ہیونچنا۔

جو خوشی یا تعجب کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ اَخ۔ اِیٰ ہِی۔ آہا۔ واہ۔

غائب	مخاطب	منكّم
مذکر - دِ پی یارِ کُلیںہ - یارِ معروف ۵۴	بی - بی یارِ مجہول - یارِ مشقّد ۵۵	بیہم - یو بیہم باقبلِ بیہم - واو معروف ۵۶

نشتہ اور نشتہ یا نیشٹہ۔ پی جو اصل میں نہ شنتہ ہے ربط کے کلمے ہیں۔ اِلَّا پہلے کو اثبات اور دوسرے کو نفی میں استعمال کرتے ہیں۔ درحقیقت یہہ دونو فارسی کے دو کلموں ہست اور نیست سے بنائے گئے ہیں۔

دفعہ ششہ اور دی۔ میں یہ فرق ہے۔ کہ

(۱) شنتہ۔ وجودِ شری نسبتِ استفہام اور جوابِ استفہام میں مشغول ہوتا ہے۔ مثلاً کو ر کنس شوک شنتہ (رگہیں کوئی ہو) یا کو رہ کنس اوبہ شنتہ (کوڑی میں پانی) کہو اب میں اوشنتہ (ہاں ہے)۔ یہاں دئی نہیں کہہ سکتے۔ کہتی انکو آخر دئی کہ بھڑ تا کہید زیادہ کہے شنتہ دئی اور شنتہ دئی کہتے ہیں۔

- (۲) شتہ - حرف غائب میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور دَی عام ہے۔
 (۳) شتہ - مفرد اور جمع دونوں کو اسطے برسیل اشتراک بولا جاتا ہے۔ اور دَی کی گواہی
 ہوتی ہے۔ مثلاً ہغہ شتہ - ہغوی شتہ۔
 (۴) شتہ فعل تامہ کی جگہ ہی آتا ہے اور دَی ناقصہ کے موقع پر ہی استعمال ہوتا ہے۔

حروف مغیرہ

وہ کلمات ہیں جو کلمات مخصوصہ کی ہیئت میں ہوا قد مخصوصہ پر اپنی مجادرت کے لحاظ سے
 کسی قدر تغیر معینہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) حرف اصافیت یعنی (د)، (۲) حرف
 مفتوح - (۳) حرف جارہ جو بیان ہو چکے۔ (۴) علامت مفعول یعنی لامزہ
 (۵) حرف نذا - یعنی او - ای وغیرہ۔ (۶) بعض ظروف جیسے سدرہ (ساتھ)
 شخہ - (پاس) - لاند (نیچے) وغیرہ۔

تابع مغیرہ

یعنی وہ اس جو جاری مجری حروف مغیرہ اور عل تغیر میں انکی طرح ہو وہ صرف ایک چیز ہی
 یعنی فاعلیت فعل متعدی ماضی اسماء مخصوصہ کے لئے۔

عمل حروف مغیرہ

(۱) جب مصادر - اعداد - اسماء جنس اور نیران جو عذکرہ و منوشہ کے ساتھ جنک اخیر یا غیر معروف
 و یا غیر مجہول ہوں استعمال کئے جاویں تو ان سب کے اخیر واد مجہول پڑی جائیگی اور نیز جن مفرد
 مذکر کے اخیر یا غیر لیثہ ہر وہ بصورت جمع - یعنی بیاض معروف - اور جن مفرد مونث کے آخر یا غیر مخفی ہی
 بیاض مجہول یعنی بصورت جمعیت لفظ و مکتوب ہو گا۔

(۲) جس اسم مفرد کے آخر یا غیر معروف ہوگی حروف مغیرہ کے آئیسے مثلاً ہو جائیگی۔ مثلاً
 سورپی - خیلولی - ریشٹینولی سے دسورپی - خیلولی - خیلولی - ریشٹینولی
 د پارہ کینگے۔

(۳) اکثر اسماء جیسے بلتون - لہمون - زنگون - ژوندون - نموتز - کی داو

حروف متغیرہ کے سبب الف سیدل جاتی ہے اور کچھ اخیر ایک (ہ) زیادہ کر کے لہجہ
زنگانہ - ژوندانہ - نمانزہ - کہتے ہیں۔

حروف قسم

یہ - دو - ہیں - الہیہ قسم کے پہلے اور دوسرا چیمے آتا ہے - جیسے پہ پیغمبر -
(پیغمبر کی قسم) پہ خدائی (خدائی قسم) اور خدائی دو - کبھی دو نو ملکر آتے ہیں -
جیسے پہ پیریا بادو (یعنی سید بولو علی ترندی المعروف پیر بابا بیروال) کی قسم ہے -

حرف بیان

چہ - مفرد یا جملہ کے بعد اگر تاقبل کلیان کرتا ہے جیسے د اخیرہ چہ نہ وائی زہ نہ مغم
یہ بات جو تو کہتا ہے میں نہیں مانتا - خوشحال ختک کہتا ہے -
تہ چہ د اسی پہ غوغا د روحی سیلاب د اسی قی پہ یو دم کنس شی کریاب

حروف تغلیل

(۱) ٹخکہ - (اسلئے) مثلاً ٹخکہ لارم چہ تہ رانہ غلی - اسلئے میں چلا گیا - کہ تو نہ آیا -
(۲) وائی - (کیونکہ) مثلاً لار نہ شوم وائی چہ دی نہ وہ میں نہ گیا کیونکہ یہ نہ تھا -
(۳) چہ ختا کہ مثلاً ختم چہ ٹی چلا کریم - میں جانا ہوں تاکہ اُسکو راضی کروں -
(۴) دی دیارہ - (لہذا - اسواسطے) دی دیارہ را غلم چہ دیو زم - میں
اسلئے آیا ہوں کہ تجھے لیجاؤں -

حروف شرط و جزا

کہہ - چہ ہر چہ - حروف شرط ہیں - اور لئو - حرف جزا ہے مثال - کہہ
دی رازی نوزہ ختم - اگر یہ آتا ہے تو میں جانا ہوں - چہ وائی نولار مشہ -
جب یہ کہتا ہے تو چلا جا -

ہر چہ خاص ٹکٹوں اور منبروں کی بولی میں آتا ہے - عبدالرحمن کے دیوان
میں یہ لفظ بہت آتا ہے -

(ف) جزاجب ماضی ہو تو اُس وقت لفظ بہ کے ساتھ متعل ہوئی ہے۔ مثلاً کہ تا ویلی وی فوزہ بہ درغلی وُم۔ اگر تو کہتا تو میں تیرے پاس چلا آتا۔

حروف شرکت و اختصاص

ہُم۔ بہائو مضموم شرکت کیلئے آتا ہے مثلاً زہ ہُم تلی وُم۔ میں بھی گیا تھا۔ اور خُو تخصیص کیلئے مثلاً ہَخَہ خوتلی دی۔ وہ تو گیا ہے۔

حروف نفی و سلب

بی۔ نا۔ نہ۔ ہیں۔ لا فرق یہ ہے کہ بی جو آمد پر آتا ہے۔ اور نا۔ صفات پر اور نہ بہائو محقق اکثر جملے پر آتا ہے اور کمر ہو تا ہے اور نہ بکرت بین بین افعال سطلقہ پر مثلاً بی زہ (ڈرپوک) بی نبی (بیفائیہ) نا۔ و غ۔ نا جور۔ دیمار) نا پوہہ (نادان) دی نہ زی۔ نہ دازی۔ یہ نہ جاتا ہے نہ آتا ہے۔ نہ خودی۔ نہیں کہتا۔

حروف ایجاب

وہ حروف ہیں جو جواب کے محل پر آتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اُو۔ ہُو۔ نہ۔ بنہ۔ ہاں پہلے تینوں استفہام کے جواب میں آتے ہیں مثلاً کوئی بچہ کہ۔ تلی وی (تو گیا تھا) تو وہ جواب میں کہے گا کہ اُو۔ یا ہُو یا نہ۔ اگر پہلے دو نو اثبات میں اور تیسرا سلب کے محل پر آتا ہے۔ بنہ۔ امر یا نہی کے جواب میں آتا ہے۔ مثلاً کہیں کہ۔ اسی کوہ۔ یا ہسی مکہ (یعنی ایسا کریا ویسا نہ کریا) تو وہ کہے گا کہ بنہ (یعنی اچھا) نہ ان۔ نہ ان کے جواب میں آتا ہے۔

حروف ندا

و۔ وی۔ یہ۔ بی۔ ای۔ ہیں۔ لا وی عورتوں کی بول چال میں آتا ہے۔ (۱) منادی مفرد مذکر کے آخر بغیر حرف مدہ و ہائے محقق کے زبر پڑھی جاتی ہے اور اگر یا ئر لیتہ ہو تو مشقل ہو جاتی ہے مثلاً ای دور۔ ای سہی۔ (۲) مونث کے آخر جب یا ئر مشقل نہ ہو تو یا ئے مجہول پڑھی جاتی ہے اسو آخر میں ہے

مخفی ہو تو حذف ہو جاتی ہے۔ مثلاً ای۔ بنخی۔ ای برستی۔ ای موری۔
(۳) منادی جمع ہو تو اخیر میں واو مجہول لگائی جاتی ہے۔ اس وقت اخیر کی (ی) مطلقاً
حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے ای سرو۔ ای بنخو۔ ای بنی آدمو۔ ای مرغانو
ای غلو۔ ای سپو بنخو۔

(۴) حرف ندا محذوف بھی ہو تو بھی اخیر منادی میں ویسا ہی عمل رہیگا۔ یعنی زبر پڑ ہی
جائیگی۔ مثلاً هَلْکَ چرتہ زری (راولٹر کے تو کہاں جاتا ہے۔

(۵) کبھی منادی مفرد میں زبر کے بعد ماضی مخفی بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔ اور منادی جمع جمع کے
آخر صرف ضمہ پر الٹا کر لیتے ہیں۔ مثلاً ای هَلْکَ (راولٹر کے) ای هَلْکَانُ (راے لڑگو)

حروف عطف

اَوْ۔ هَمْ۔ بیا۔ چہ۔ لا دلاس۔ وصل کے معنی کیلئے مستعمل ہوتے ہیں۔ (اَلَا۔ اَوْ۔ اور
هَمْ۔ مطلق اجتماع کا فائدہ دیتے ہیں۔ لیکن اَوْ عطف مفرد بر مفرد۔ اور هَمْ۔ عطف جملہ
بر جملہ کیلئے مختص ہے۔ اور کر آتا ہے مثلاً احمد اور محمود راغلہ۔ (احمد اور محمود آج
ہفتہ چ وچے ہَمْ وُخوہہ اوہ بی ہَمْ وُخنسکی (اُس نے روٹی بھی کھائی
اور پانی بھی پیا)۔

بیا۔ میں ترتیب کے لحاظ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً زید راغی بیا بکر (پہلے زید پھر بکر)۔
چہ۔ ترتیب کیلئے آتا ہے اور ہم اس کی تاکید کیواسطے پیچھے ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً هَفْهَفْ نَنْ
خہ چہ پروں ہم نہ دی حاضر شوئی (وہ آج کیا بلکہ یہی نہیں حاضر ہوا)۔
لا دلاس۔ اضرب کیلئے آتا ہے مثلاً هَفْهَفْ خہ راہہ کہ لا دلاس ی راہہ
واخیست۔ اُس نے مجھے کچھ نہ دیا بلکہ مجھے لے لیا۔

حروف تزیید

یا۔ یاخو۔ کہ۔ کنی۔ ہیں۔ (اَلَا پہلے دُشک کے مقام میں آتے ہیں۔ جیسے هَفْهَفْ
یا مہدی یا خو ژوندی۔ وہ یا مر گیا ہے یا زندہ ہے۔

کہ۔ ایک شے کی تعین کیلئے آتا ہے جیسے دا آخلی کہ ہغہ رہہ بیتا ہے کہ وہ،
کئی۔ مساوات کیلئے آتا ہے جیسے دا اور کہہ کئی ہغہ رہہ اُسے دبیر نہیں تو وہ،
یعنے دونو برابر ہیں۔ یہ لفظ اصل میں کہ نہ وی کا مخفف ہے۔

حروف استثناء

بی لہ۔ سوا۔ منکر۔ خو۔ کنزہ۔ ولی۔ ہیں۔ مثلاً بی لہ ماورہ تلی دی
(میرے بغیر سب گئے ہیں) منکر۔ فارسی کلمہ مگر کا بگڑا ہوا ہے۔

خو۔ استدر اک کیلئے آتا ہے۔ جیسے زید بنہ دی خوریشتیانہ واٹی۔ زید
اچھا آدمی ہے پر سچ نہیں بولتا۔ ولی۔ خو۔ کا مترادف ہے۔

کنزہ۔ (بچنے ورنہ) زیادہ تر شعاریں آتا ہے۔ رخن سر نہری کہتا ہے۔ ۷
کہ سودا دہ خود دستی دھج دہ + کنزہ نہ شتہ یہ دُنیا بلہ سودا

حروف تشبیہ

پہ شان۔ عُنْد۔ سی۔ خنکرہ۔ بید و کھو بھو۔ جو۔ ہڈو۔ لکھ
تہ بہ واٹی چہ۔ بیانِ مشابہت کیلئے آتے ہیں۔ الّا پہلے تینوں شبہ بہ سے پہلے اور

باقی اُس سے پیچھے آیا کرتے ہیں جیسے کئی پہ شان دی رانگلی کی طرح ہے (لاس عُنْد
ما تہ کی طرح۔ (۲) سی۔ اکیلا نہیں آتا بلکہ اسم اشارہ کے ساتھ ملکر آتا ہے۔ مثلاً

د اسی سہری (ایسا آدمی) ہسی بنجہ (ویسی عورت) اصل میں ہغہ سہی
(۳) خنکرہ۔ خاص استفہام کے موقع میں آتا ہے جیسے خنکرہ آس (کیسا گھوڑا)

خنکرہ چہ غواہی (جیسا کہ تو چاہتا ہے) اصل میں یہہ خہ رنگہ کا منقلب ہے۔
کہی مخفف ہو کر خنکرہ ہی آجاتا ہے۔ دود۔ اور خیر ہی تشبیہ کے کلمے ہوا
کرتے ہیں۔

کلمات مقدار

خوہرہ۔ (کتنا) دومرہ (اتنا) خوہرہ (اتنا)۔ اصل میں و مرہ

مقدار کیلئے ہے۔ خہ استفہائیتہ و موصولہ۔ ذغہ۔ اسم اشارہ قریب۔ هغه۔ اسم اشارہ بعید کے ساتھ لکڑ مخفف ہو گیا۔ انیس واحد جمع اور مذکر مؤنث سب یکساں ہیں۔

چیر۔ زیات (بہت) چیرخلہ (کئی دفعہ) ہر خصوصہ (جتنا) ہر خو۔ (ہر چند) ہر قدر (ہر یو۔ ہر ایک) ہر خہ (سب کچھ) ہر کوئی (تہوڑا سا) پسائی (دفعہ سا)۔

کلمات تنکیر

خوک۔ ختی۔ خہ۔ چا جیسے خوک سری ولا دی (کوئی آدمی کہتا ہے) ختی د اسی وائی (کوئی ایسا کہتا ہے) خہ خیز پروت دی (کچھ چیز پڑی ہوئی ہے) چاہہ زیان مہ رسوہ (کیس کو نقصان نہ پہنچا) اس صورت میں اخبار کا فائدہ دیتا ہے۔ کبھی لفظ ہر ہی بغض استغراق و مزید تعمیم ان اسماء پر بغیر ختی کے داخل ہو جاتا ہے۔ کبھی لفظ ہیثم۔ خوک پر زیادہ ہو کر اجتماع ثلثین سے بعد حذف اسکو ہیثوک بنا دیتا ہے۔

کلمات تاکید نفی

ہیثم۔ ہرگز۔ ہیجری۔ ہیجرتہ۔ کھپ و۔ لہ سترہ۔ ہیں۔ الا پہلا تاکید اسم۔ اور دوسرا تاکید فعل۔ اور تیسرا تاکید زمان اور چوتھا تاکید مکان اور پانچواں اور چھٹا تاکید مضمون جملہ کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً ہیجری نہ زی (کبھی نہیں جاتا) ہیجرتہ نشتنہ (کہیں نہیں) کھپ و نہ پوہیبری۔ یا لہ سترہ نہ پوہیبری (اصلاً نہیں سمجھتا)۔

معانی حروف منفردہ و مرکبہ

خو

پانچ مضمون کیلئے آتا ہے (۱) استدراک۔ مثلاً چیرم و و خوراندہ غی (بہت

کہا پر نہ آیا (۲) تنبیہ اور زجر کیلئے مثلاً خویر پر دکا سڑیہ - (جانے دوجی)
 (۳) تاکید کیواسطی - مثلاً خونہ دی را غلی (نہیں آیا) (۴) تکیہ کلامی - مثلاً
 دی خونہ زی (یہ تو نہیں جانتا) (۵) یقین کے لئے - مثلاً خورا پاسید
 ر اٹھ ہی آیا -

د

(۱) دال مفتوح اضافت کی علامت ہے جیسے د زید آس - زید کا گھوڑا -
 (۲) دال مکسور یعنی د - تین معنوں کے لئے آتی ہے -
 (۱) امریہ - جو امر غائب کے صیغے میں آتی ہے - جیسے را د شی -
 (۲) دعائیہ - جو دعا کے محل میں مستعمل ہوتی ہے جیسے صیرات د شی -
 (۳) خطابیت - جو واحد مخاطب کی ضمیر ہوتی ہے - جیسے کار د و شہ -

ه

(۱) تانیث کیواسطی جیسے غلہ - خرہ - وغیرہ میں - یہ ہر ہمیشہ مختفی ہوتی ہے -
 (۲) جمع کیلئے ہمیشہ مختفی ہوتی ہے - جیسے ملہ - مہرہ - وغیرہ میں -
 (۳) ہائے سکتہ - جو لون تترجم اور منصوبات کے اخیر آتی ہے جیسے کوینہ - کار و فہ میں

و

(۱) ضمیر - جیسے ولہ - وتہ - میں - یہ ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے -
 (۲) تجریدیہ - جو امر استمراری کو مجرّد بنا دیتی ہے - اکثر مضموم ہوا کرتی ہے -
 (۳) الحاقیہ - جو ماضی مطلق اور مستقبل وغیرہ صیغوں پر بغرض اُکھی تکمیل کے داخل ہوتی
 ہے - اکثر مضموم ہوتی ہے -

(۴) واو وصلہ - جو شکلوں کی بول چال میں بعضے مواقع پر تریں کیلئے زاید آتی ہے
 مفتوح ہوتی ہے - (۵) واو جمع جو حروف مغیرہ کے سبب اسماء جمع اور اسماء
 جنس و مصادر وغیرہ کے آخر آتی ہے - ہمیشہ مجهول ہوتی ہے -

(۶) داؤد منظم جو جمع منظم کے صیغہ کے اخیر لگائی جاتی ہے جیسے زو۔ یہ معروف ہوتی ہے
(۷) واو طبعوت۔ جو صیغہ واحد غائب کے اخیر بعضے مواقع پر آتی ہے جیسے راغلو
دیگرہ وغیرہ۔ یہہ واو ہمیشہ مجہول ہوتی ہے۔

ی

(۱) یا غیبت۔ جو مطلق غائب کے صیغوں کے آخر آتی ہے۔ معروف ہوتی
ہے۔ مثلاً رازی۔

(۲) خطابہ۔ جو مخاطب کے صیغوں کے اخیر آتی ہے واحدیں مجہول اور جمع میر
مشقلہ ہوتی ہے۔

(۳) یاے جنسیت جو مونثات کے اخیر بحالت افراد جمعیت دونوں آتی ہے۔ اور
مشقلہ ہوتی ہے۔ مثلاً سخی۔ سپی۔ وغیرہ۔

(۴) جمع مذکر۔ یہہ واو ہمیشہ معروف ہوتی ہے مثلاً سمی۔ سپی وغیرہ۔

کہ

(۱) حالی۔ جو کول سے حال کا معنی دیتا ہے۔ اسمیں کوئی۔ یا کاند کا مخفف ہو۔

(۲) شرطیہ جیسے کہ راشی نو بنہ ۵۵۔ اگر آوے تو اچھا ہے۔

(۳) تردید۔ جیسے کہ بنہ وی کہ بد۔ خواہ اچھا ہو خواہ بُرا۔

ہ

(۱) استقبالی۔ جو مضارع پر داخل ہو کر مستقبل بنا دیتا ہے۔ مثلاً بہ راشی
آئے گا۔

(۲) جزائیہ۔ جو جزایں بعضی صورتوں میں آتا ہے۔ مثلاً کہ تاویل و ی نو بہ
راغلی وم۔ اگر تو کہتا تو میں چلا آتا۔

۷۷ مصادر وضعیہ ترکیبیہ

الف ممدودہ	اُدْرِیدل - تُہیرا	بُکْنِیدل - دُرنا
اُجُول - دُرنا	اُدْرُول - کُہرا کرنا	بُلک - بلانا
اُخل - گوندہنا	اُہول - پینا	بلیدل - بلنا - جلنا
اُخیستل - لینا	اُدْکَایدل - ناموغ ہونا	بلول - روشن کرنا - جلانا
اُدُول - پُشنا	اُوجُتُول - اُٹھانا	بَنرل - بُشنا
اُشتُول - بھینا	اُوجُتِیدل - اُٹھنا	بُزِیدل - بُجھانا - بھیننا
اُغشل - پھینا	اُوبُزِیدل - لبنا ہونا	بُوتل - لیجانا
اُغیرل - اترانا	اُوسِیدل - رہنا	بُوختِیدل - گھبنا
اُلوتل - اُٹھنا	اُوسُول - بسانا	بیول - لیجانا
اُلوزُول - اُٹھانا	اُودل - بُشنا	بُیلول - اُلگ کرنا
اُنہُول - چُشنا	ایستل - نکالنا	بامی فارسی
اوبنشل - گرفتار ہونا	اینشل - رکھنا	پاتیکیدل - رہنا
اُورُول - سُننا	ایساریدل - توقف کرنا	پاسیدل - اُٹھنا
اُورِیدل - سُننا	بامی موحده	پاسول - اُٹھانا
الف مقصورہ	بایلل - مارنا	پاکول - پونچھنا
اُبُول - پلانا	بُجَشل - بچھنا	پاکِیدل - پاک ہونا
اُبالیدل - ٹھہرنا	بَدَلِیدل - بدلنا	پتول - پہپانا
اُتالول - ٹھہرانا	بَدَلُول - بدلانا	پتِیدل - چھپنا
اُچیدل - سوکھنا	بُرُنجِیدل - درو کرنا چکنا	پُستِیدل - پوچھنا
اُجُول - کُڑھنا سوکھانا	بَمَقِیدل - چمکنا	پُخُول - پکانا

پنجیدل - چمنا	پیرئیدل - پچا نا	توئیدل - بیٹا
پنجیدل - گہری گہری آنا	پیل - پرونا	توئیدل - سرکنا
اتفاق پیرنا	پیرودل - خرینا	توئول - بیٹا - گرنا
پرائیٹل - کھولنا	ت	تیریدل - گزنا
پروئل - گرنا		تیریدل - حمل لینا
پرزول - گرنا	تاویدل - لینا غصہ ہونا	تیریدل - تیر ہونا
پریٹل - چھوڑنا	تاوہل - شادی منہ	تیرول - لبر کرنا
پریٹنودل - چھوڑنا	تختول - بھگنا	تیرول - گزارنا
پریٹول - کاٹنا	تختول - تیر کرنا	تیرول - تیر کرنا
پریٹیدل - سوچنا	ترخیدل - چوکننا ہونا	تاخو و افغانی
پروول - مات کرنا	ترخیدل - کڑوا ہونا	کوٹنا
پرویدل - مارنا	تروول - بانہنا	کوٹنا
پروول - زخمی کرنا	تشییدل - خالی ہونا	ترویدل - ٹرکنا - بکنا
پشیدل - گند ہونا	تشلول - خالی کرنا	تشییدل - بکنا
پسول - گند کرنا	تللول - تلنا - بھوننا	تنگول - مارنا - کوٹنا
پشیدل - شوگنا	تلل - تولنا	تنگیدل - مارکھانا
پوہیدل - سمجھنا	تنگول - دق کرنا	پوہیدل - پیدہ ہونا
پوہول - سمجھنا	تودول - گرم کرنا	تنگول - ٹھکونا
پوڑیکول - لگانا	توریدل - کالا ہونا	تولول - جمع کرنا
پورئول - پارچہ ہونا	توکل - گہریا - پونجھنا	تولیدل - جمع ہونا
پھروول - چھڑانا	تورول - کالا کرنا	توخیدل - کھاننا
پھریدل - چھڑنا	تلل - جانا - چلنا	توکل - کھانا - کھانا

ٲوگيدل - کٲ جانا	چاځول - متعدي نه	خځول - متعدي نه
ٲيکاويدل - ٲيرنا	چاوو ديدل - چٲنا	خړيدل - ميلنا ځاگي ٲو
ٲٲيو هل - دهکيلنا	چرکيدل - چرک	خٲړول - متعدي نه
ش - ج		خٲړيدل - ٲيرنا
چاروٲل - واپس هونا	چځول - متعدي نه	خړايدل - خراب هونا
چارستل - ٲٲي زنا - واپس	چٲول - چلنا	خړاٲول - متعدي نه
چارماصل - ٲٲي زنا - واپس	چليدل - لازم	خٲړيدل - سير هونا
ٲرديدل - رونا	چٲړول - چٲنا	خٲړول - مير کٲنا
ٲرول - رولانا	چٲړيدل - چمن جانا	خٲړيدل - جانا - حونه ٲو
خنکيدل - لٲنا	چول - چٲنا	خٲړول - متعدي نه
خٲگول - لٲنا	چوٲلول - گهانا - ٲيرنا	خٲل يا کٲل - کٲنا
[سازش زنا]		خٲگول - چوٲنا
چوريدل - آماره هونا	چوريدل - مرف ٲو	خٲکول - چوٲنا
[تندرست هونا]		خٲکول - چوٲنا
چوٲول - متعدي نه	خ - ٲ	
چويل - چوٲنا	خارٲٲيدل - کٲلانا	خلاصيدل - چوٲنا
ٲوبليدل - گهاٲل هونا	خارٲٲول - متعدي نه	خلاصول - چوٲرانا
ٲوبلول - متعدي نه	خاٲيدل - مناسب ٲو	خٲکاريدل - نظرانا
ج		خٲکارول - متعدي نه
چاٲول - چٲرانا	خٲريدل - مطلع هونا	خٲدل - کٲنا
چاٲيدل - چٲنا	خٲړول - متعدي نه	خٲديدل - کٲنا
چاخيدل - تيز هونا	خٲل - چٲنا	خوٲول - کٲنا
	خٲيدل - کٲنا - دٲن هونا	خوٲول - کٲلانا

خوبیدل } دکننا	دکول - دلنا	دکول - آنکھیں بہرنا جھکنا
گھائل ہونا	ددرول - کوٹنا - مارنا	تو بیچ کرنا
خوزول - زخمی کرنا	دمول - دمر کرنا	گھورنا
خوزول - متعدی منہ	درتول - بہاری کرنا	چھاڑ دینا
خوزیدل - ہلنا	دزیدل - بہاری ہونا	دسیدل - پروچنا
خوزول - متعدی منہ	دنکل - کودنا	دسول - پہنچنا
خوزول - پچھانا	دیکل - دیکھنا	دخیدل { دینا جانا - بندہ کا لڑکا جانا
بکھرنا	دال معقودہ	دغول - متعدی منہ
خوزیدل } پہیلنا	دبول - مارنا - کوٹنا	دغیریدل - لپٹنا
پچھنا	دزول - ایضاً	دغٹل { بندہ کا لڑکا جانا
خوبیدل - میٹھا ہونا	دکیدل - بہر جانا	دغیرول - متعدی منہ
خوبول - متعدی منہ	دکول - بہرنا	دغیریدل - صاف ہونا پانی کا
خوبیدل - پسند کرنا	دنکول - نقارہ بجانا	دغیریدل - کانپنا
خوببول - پسند کرنا	دقوبیدل - ڈوب جانا	دغیریل - کاتنا
خویدل - پہلنا	دقوبول - ڈوبنا	دغیر معقودہ
خویرول - متعدی منہ	د	دپول - کچھلنا
خوشالیدل خوش ہونا	داتل - آنا	درتول - " "
خوشالول - خوش کرنا	داتکل - داتیکل - کینچنا	دنکول - چھاچھ رکھنا
خول } دکھلانا	دراوسنل - لانا کسی آدمی کو	دراوسنل - لانا کسی چیز کا
خیل	دراویل - لانا کسی چیز کا	دراویل - لانا کسی چیز کا
	دبرول - متعدی منہ	دراویل - لانا کسی چیز کا
داھو - داغ کرنا	دپیدل - لانا کسی چیز کا	دراویل - لانا کسی چیز کا

<p>زَرْخُونِيدَل - اُگنا زَرْخُونُول - اُگنا بَکَرِکَرِا زَدَه کُول - سِکَمنا زَیْدِيدَل { بوڑیا ہونا پورا نا ہونا زَیْدُول - پَرانا کرنا زَعْمَل - سَہنا زُخْلِيدَل - دوڑنا زُغْلُول - دوڑانا زَعَابَتَل - دوڑنا زَلِيدَل - چکنا زَلُول - شَعْدِي منہ زَلِيل - خُتَمَل - روئی تَنا زَرْزُول { چوانا چکانا خَنخُول } زَنکَل - جھولنا زَنکُول - شَعْدِي منہ زَوَرَنْدِيدَل - لُکنا زَوَرَنْدُول - لُکنا زَهيرِيدَل - غَمِين ہونا زَهيرُول - تَکيف دينا زِيرِيدَل - جَنا - بيا ہنا</p>	<p>زِيرِيدَل - پيدا ہونا - جَنا زِيَاوُول - رِيا دہ کرنا زِيَاوِيدَل - بڑھنا س - خ سائل - رکھنا - پالنا سَپَرَدَل - اُدھیرنا سَپِيل کَچِيل - سَپِينا سَپِيل - سَپِيل سَپِينَدَل - سفيد ہونا سَپِينُول - سفيد کرنا سَپَارَل - سِر دکرنا - سوچنا سَٹَل - چاٹنا - چکھنا سَٹُول - شَعْدِي منہ سَدَل { سَرِيدَل } چرنا سَرُول - چرانا سَرُول - ٹھنڈا کرنا سَرِيدَل - ٹھنڈا کرنا سَسيَدَل - ٹپکنا سَسُول - ٹپکانا سَٹِيل - پينا سَٹِيل - چکھنا</p>	<p>سَکَنَدَل - چوڑی بہنا سَکَنَتَل { وَتيرنا - کَترنا (قَطع کرنا) سَمسورِيدَل - لَينَنا - خَوَکَہ کَکالنا سَمِيدَل - سِيد ہا ہونہ - دَرشَنا سَمُول - شَعْدِي منہ سَمُول - سونا - لَينَنا سَمُول - سولانا - لَينَنا سَٹَالِيدَل - سَہلنا سَٹَالُول - سَجانا - ٹھیک کرنا سَٹَدَل - جہارنا سُولِيدَل - گھنا سُولُول - گھانا سُول - جَلنا - جَلانا سَوَزِيدَل - جَلنا سَينَرَل - جَلانا سَترَخِيدَل - چَہنا سَترَخُول - چَہنا ش شَپِيل { چبانا - چوڑنا شَپِيلُول }</p>
---	---	--

شربل - رُکنا	غُرَیْدِل - گرجانا	قتلیدل - ماراجانا
شرمیدل - شرمانا	غُرَیْدِل - بکواس کرنا	تھروُل - ستانا - دق کرنا
شہرول - شرمندہ کرنا	غُرَفیدل - ڈوبنا غرق ہونا	قہریدل - غصے میں آنا
شہرل - ہانکنا	غُرَقول - ڈوبنا	باب کا ف
شہرَقیدل - چھلکنا	غُرَبینید - غصے میں آنا	
شلیدل - ٹوٹنا - پھٹنا	غُریدل - آکھین کھولنا	کتل - دیکھنا
شلول - متعّی نہ	غُرول - آنکھیں چمکانا	کرل - بونا
شمیرل - شمارل - گننا	غُریدل - بچنا - بڑبڑانا	کرپول - دلنا - چبانا
شہرول - چھڑکانا	غُرول - متعّی نہ	کریدل - چڑنا - دکھ اٹھانا
شہریدل - چھٹکنا	غُلیدل - دھوکا کھانا	کرول - دکھ دینا
شوکیدل - کہنا	غُلول - متعّی نہ	کیریدل - ٹیڑھا ہونا
شوکول - کہونا - لڑنا	غُولیدل - پامال ہونا	کیرول - متعّی نہ
غ	غُولول - پامال کرنا	کلول - سونڈھنا
	غوزیدل - لیٹنا	کلیدل - سونڈھا جانا
غپل - بہونکنا	غوزول - لینا کرنا - لیٹنا	گول - گھٹانا
غپول - متعّی نہ	غوریدل - کہنا - بچنا	گمیدل - گھٹنا
غہیدل - سڑا ہونا	غورول - چوڑنا - بچانا	گودل - کہونا
غہول - سونکا کرنا	ق	کشتل
غہنشل - مانگنا		
غہنشل - بتی بٹنا - دیوہ	قبول - ماننا	کٹل - گالی دینا
غخیدل - کٹ جانا	قبول کرنا	گوریدل - بہرا ہونا
غخول - کاٹنا	قبول ہونا	گوزیدل - اُترنا
غزول - پھینکا ڈالنا	قتل کرنا	گوزول - اُترنا

